ی ب چہارم ں: ں
ں

جلاءالافہام مى "فقه ا لسى ر ة "کے نم یں
نپہل

"Fiqh al-Sirah" in Jala' al-Afham.

ں
ں
ں
ں
ں
ں
ں

ج

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

لا

ء

ا

لا

فہ

ا

م

م

ی

ف

ق

ہ

ا

ل

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

س

ی

ر

ۃ

کے

ن

م

ی

ں

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

پہ
ل
ا
ی
م
ن
ظ
م
ت
ح
ق
ی
ق
ی

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ال سنی نر نۃ "
کےننم ں ین نپہل

ز

ا

و

ی

ے

س

ے

سا

م

ن

ے

آ

ت

ScholarlyPen

جلاءا لا فها م ں می "فقه ا ل سنی نر نة "

کےننم ں ین نپهل

ے

ہ

ی

ں

ا

و

ر

س

یر

تِ

ن

بو

ScholarlyPen

" نة نر سنی ل ا فقه" می ں م جلاء الا فہا
ینں نپہل ں کےننم

ی
س
ے
م
ا
خ
و
ذ
ف
ق
ہ
ی
،

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

د

ع

و

تی

ا

و

ر

ت

بی

تی

ں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں ی "فقه ا ل سنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ا صولوں کی ہمه گیر تصو ت وا ضح ہوتی ہے۔ ا بن قیم کے ہا ں د ر و د و سلام کے شرعی ،اخلاقی ا و رعلمی ا ت ا ت ف ضی ل
ت کے بیا ن ی
محدود ں

نہیں رہتے بلکه عملی ر ہنمائی ا و رتہذیبی تشکیل کی صو ر ت ا ختیا ر کر لیتے ہیں ۔د لائل کبھی نصوصِ شر عیه سے جنم لیتے ہیں ، کبھی ی ر یخی ں

شواہد سےقو ت ی تے ہیں ، اور کبھی ا صو لِ فقه کےضوابط می ڈ ھل کرمنضبط نتا ئج ی پہنچتے ہیں ۔ خصائصِ نبو ی اور مقا مِ ر سا ل پرعلمی گفتگو عقیدہ ا و ر عمل کے ما بین گہر ے فکر ی ر بطکو نمی ں کرتی ہے ۔ سیر ت کے وا قعا ت سے مستنبط قواعد دعو تی میدا ن می قا بں نِفاذ ا صولو ں کی صو ر ت ا ختیا ر کر تے ہیں ، ج که ت بیتی جهت می اخلاقی تعمیر کی تد ریجی حکمتاپنی معنو ی آشکا ر کرتی ہے۔ عصر نِحاضر کے تنا ظر می فقه ا ل سی

ر ۃ کی تطبیق سیر ت کو محض یر یخی بیان نہیں بلکه زند ہ ر ہنمائی کے طو ر پر متعا رف کرا تی ہے۔ ا بن قیم کی ں

تعلیمیات نص ، مقا صدِشریعت ا وری ر یخی وا قعے کو ا ی ہم آ ہنگ فکر ی دھا ر ے می سمود یتی ہیں۔ تحقیق کا اسلو ب تنقید ی شعو ر سےں

آراسته دکھائی دیتا ہے، حواله جاتی بنیاد مضبوط رہتی ہے ،او رنتا ئج علمی احتیا ط کے سا تھ مر ی ہو تے ہیں ۔مجمو عی طو ر پر یه تعا ر ف جلاء

جلاءالافہام ی "فقہ السنی" نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

الافہا م کو فقہ، دعوت اور تبیت کے ای جا معمطالعے کے طور پر پیش کر ی ہے، جہاں درود وسلام سے لے کر خصائصِ نبوی ی ہں

بحثا پنے عملی ات کے ساتھ جڑ یہو ئیدکھا ئی دیتی ہے۔ں ں

ں

ں

ں

ں

ں

ں

ں

فصل اول ں: ں

سیرتِ نبوی سے اخذ کردہ فقہی ، دعوتی اورتربیتی اصول

The jurisprudential, calligraphic, and educational principles derived from the Prophet's life.

سیرتِ رسولِ کریم ﷺ کا مطالعہ تحقیق کی ضرور

تو ں کے سا تھ انجا م د ینا لازم ہے، کیو نکہ

مآخذ کی آزما ئش اور راویوں کی تاریخی نصفات علمی

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں ی "فقه ا ل سنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

اما ی کی بنیا د ی شرائط ہیں۔ یریخِ سیر ت
کے حوا له جا ت می متن کی صحت پر ی
ر ی بینی سے تحقیق کیے بغیر فقہی ا و ر ں

ت بیتی استد لا ل ی قص ر ہیں گے۔ یه جا ت ہ کبھی راو ی کےا خلاق و حا لا ت کا مطا لعه ہو ی ہے ، او ر کبھی نص کے اند ر و نی سیا ق و سبا ق کی نجانچ ؛اس لیے مختلف النوع طریقۂ تحقیق اپنا ی ضر و ر ی ہے۔ متقا

ب روا یتو ں سے اختلا فا ت او ر شذ و ذ سا
منے آ تے ہیں ، جن کی ن ن ں

د ہی معتبر ا صو لِاستد لال کی ر وشنی می کی ن جاتی ہے ۔و قا ئع کی زمانی ت تیب او ر ی ریخی ما حول کا ادرا ک فقہی استنبا ط کو معتبر بنا ی ہے ، اس ں

کے بغیرمفر وضے کمزو ر پڑ جاتے ہیں ۔ما ضی کےوا قعا ت کی تعبیر می لغو ی، نحو ی ا و ر ا

صطلا حی پہل ؤ ں کاخیال رکھا جا ی ہے ، یکه متن کے معنی اصل مفہوم کے ق ی ر ہیں۔

دعوتی او ر ں تبیتی ا صول ا سی صِف و تحقیق سے استقا م ی تے ہیں، جو نصوص کا محتا

ط تجزیه او ر اسناد کی جانچ سے حا صل ہو تی ہے ۔ یو ں علمی د ی

یِتحقیق ا و ر منظم طر یقۂ کا ر کے ا متزا ج سے سیرت
نه صر ف ی ر یخیِوا قعه ر ہتی ہے ں

بلکه رہنما ئی کا زند ہ سرچشمه بنجاتی ہے۔ ا و ر رہنما ئی ق ا ہمکر تی ہے ۔

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

لقَدْ كَنَ لم كُ ُ يفِ رَمسو يل ا ه يللَّ أُسْوَةٌ حَسَ نَةٌ يلمَنْ كَنَ يرَ ْ مجو ا هللَّ وَالْيَ ْوْمَ الْآ يخرَ وَذكَرَ ا هللَّ كَثييرًا۔ [1]

ت جمہ : ں

بے شک تمہا ر ے لیے رسولِ ا للہ ﷺ میا ی بہتر ین نمو نہہے ، جو ا للہ سے ا مید رکھتے ہیں

او ر روزِ آخ ت کی تمنا رکھتے ہیں ا و ر نکثرتُ سےاللہ کا ذ کرکر تے ہیں۔ں ں

[1] القرآ ن، سورہ أ لاحزا ب، آ
[2] ی 1

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقه السنی   نر   نة "
یئں نپہل   ں   کےننم

اس   آ   يِ مبارکه   کے   نور   می   حدِ   ہدف   وا   ضح
ہوتی   ہے: سیرت   نبو   ی نه   صر   ف   اخلاق و   عمل   کی
مثالی   صورت   پیش   کرتی   ہے   بلکه   وه   اصول

بھی مہیا کر تیہے جن سے فقہیأ حکام ،دعوتی حکمتِ عملی اور تبیتی ما ڈ لا ستنباط کیے جا

سکت ہیں ۔یہاں مقصد یه ہے که نصوص کی تحقیقناور اسناد کی جا نچ کیبنیاد پر ا یسے قا

ب نِفاذ قواعد وضع کیے جا ئیں جو علمی د ی ی کے معیا ر پر پور اا تتے ہوں اور عصرِ

حا ضر کے تقا ضو نکے ساتھ ہم آہنگ رہیں۔ ا س نقطۂ نظر سے متنی صحت ، را و یو ں کی قا

ب اِ عتبار حیثیت ا و ر ی ریخی سیاق کا تعین ا و لین ت جیح ق ا ر ی ی ہے ں،

ی   که   نتیجهفلسفۂ سیرت کے مطابق   عملی رہنمائی بن سکےں   ں

حضو رصلی ا لله علیه وسلم کی سیر ت طیبه کے ا   س سلسلےکی نسبتی ر یخی عمل
محفو ظذ ر یعے سے ہمی منتقلہوا اس سلسلے   می ر وا ی ت ں

تاسناد واتصا ل کیدرستگی پو   ر   یاما   ی   دا ر ی سے عمل   می لائی گئی۔اس
ضمنمی را و یوں کے حالا ت ،متن کی صحت ،وا قعه کی ں
کی تحر

د رستگی ،او ر اس می ی   ئےں جانے وا   لےشذو ذ کو مد نظر رکھتے ہوئے   س کچھ مری کیا

گیا ۔ ہدفِ مطالعه سیر ت سے اخذ کرد ه فقہی، ندعوتی ا و ر ت بیتی ا صولو ں کو و اضح ،

محقق ا و ر قا

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل
ں

ب اِطلاق ا نداز می پیش کر ی ہے ، ہلذا تحقیق کی شفا فیت ،
حوا له جاتی سختی او ر ی ریخی تنا ظر کو ں

مقد مرکھا جاۓ گا ی کھحا صل شں ہا صول معا شرتی ، تبیتی ا و ر فقہی
میدا نو ں میؤ تطریقے سے ی فذ ہو سکیں۔ں [1]

سیر تِ نبو ی ﷺرسولِ اکرم کی حیا تِ طیبه کا جا معمطا لعه ہے جو ق د کیاخلا ق
تشکیل ا و ر معا شرے کی ا صلاح کے لیےعملی ر ہنما ئی ں

قا ہم کر ی ہے۔ ا سمطا لعے می عہدِنبو ی کے ی ریخی حا لا ت ،دعوتی مرا حل ، ا
جتما عی نظم ، عد ل و رحمت کےاصولاور ا نتی تعلقا ت ں

کے آد اب یکجا صورت ں میسا منے آ تے ہیں۔سیر ت ، محض وا قعا ت کی ت تیب
نہیںبلکه اقدا ر کی تو ضیح ہے ، جہاںقول و عمل کی ہمس

ہ شعبے می ر ہنما ئی د یتی ہے ۔ سیرت کے تناظر می فقہی فہم مقا صدِ
شریعت سے جڑی ہے او ر دعوتی ا سلوب تدریج ،ں
آ ہنگی زندگی کے

حکمت ا ور مصلحت کے ا صولوں پر ا ستوار رہتا ہے۔ں سیر ت

کا مطا لعه عقل و دل دو نوں کو منو ر کر ی

---

[1] البوطی، ڈاکٹرمحمد سعید رمضان، فقہال سی را ۃ،مترجمولا ی حافظ محمدعمرا ن انورنظامی ،
رومی پی لکی سی را ینڈپرنٹر لاہو ر2009،ص30

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ہے، فکر کو ا عتدال بخشتا ہے ، او ر عمل ں

کومقصد

ی عطاکری ہے ، ی کھد ینکی روح روز مر ہزند گی می راسخ ہو
سکے۔ں

نبوت کے شر عیوکلامی دلائل ،معجزات کیسند ،اور علمی بحثیں :

اسلا میفقہ او ر کلام می نبو ت کےدلا ئل کی بنیا د ق آ ن و س پر ہے ،
جنہیں مختلفاسلا می علماء نے ا پنی کتا بوں می تفصیل سے بیا ن نکیا

ہے ۔ امام بیہقی کی کتا ب دلا ئل الی ب و تہ مینبو ت کے معجزا ت ا و ر د لائل
کی جا مع تفصیلدی گئی ہے ، جنہیں روا ی ت ا ور اسنا د کےساں تھ

ی ی نکیا گیا ہے ۔قا ضی عیا ض کی الشفا پ ب ع ر یفا لم ضط ف ی ہ می نبی ﷺ
کیاخلاقی صفا ت ا و ر ان کے معجزا ت پر گفتگو کی گئی ہے ، جس ں می

ا ن کے کردا ر کو مثالی ا ور قا ب ا تباع قا ر د ی گیا ہے۔ ا س کے علاوہ، ا بن قیم
الجوزیہ کی زا دا لمعاد می نبی ﷺ کی زندگی کے ں مختلف

پہل ؤں، ان کے عبادا ت ا و ر معجزا ت کی شرعی ا و رفقہی وضا ج کی گئی ہے۔ ا
ں تمام کتا بوں مینبی ﷺ کی نبو ت کے علمی د لائنل

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل
ں

ا ور معجزا ت کی سندیں قا ہم کی گئی ہیں، جو نہ

صرف مذہبی اعتبا ر سے ا ہم ہیں بلکہ ا ن کی معا

شرتی ، فقہی او ر کلامی اہمیت بھی ہے ، کیو ں نکہیہ

اسلامی معا شرت می اخلا ق، دینیں ا ور فقہی ا صولوں کی تشکیل کا حصہ ہیں۔ [2]

سیرتِ نبو ی سے ا ذخکرد ہ فقہی اصو ں:

"Fiqh principles derived from the Seerah of the Prophet"

سیر ت نبو یﷺ سے ا خذ کرد ہ فقہیا صول محض نظر یما ج نہیں بلکہ عملی زندگی کے لیے ر ہنما ئی ق ا ہمکر تے ہیں۔ نبی کر یم ں

ﷺ کے ا قوال و افعا ل، صحابہ ؓ کی روا یت ا و ر یر یخی وا قعا ت کو تحقیقی روش سے د

یکھ کر ا صو لِ فقہ ا ذ خ کیے جا تے ہیں۔ یہ ا صول نعقید ہ، عبادت، معاملات اور اخلا ق

کے میدان می معیار قائم کر تے ہیں اور فقہاء کے ا جتہاد یفیصلو ں کا فکر یبنیاد بھی بنتےہیں۔

در ودں و سلام کے ا حکام ا ی ا یسا مو ضوع ہیں جس می ں سیر ت ، حد یاو ر فقہ ی ہم

جڑ ےہوئے ہیں ، او ر مختلف فقہاء نے نبی ﷺ کی س ں کے مطابق ا سکی اہمیت ا و ر اس

[2] امام بیہقی .(5891) .دلائل النبوته)جلد 1-7(. دار الكتب العلمية, . ابن قیم الجوزیه .(4991) .زاد المعاد فی ہدی خیر العباد)جلد 1-5(. مؤسسة الرسالة.

جلاءالا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

کیشرعی حیثیت کے ی ر ے می تفصیلی را ئے د ی ہے۔ فقہی ا ختلا فا ت کی موجودگی اس ی
ت کی د لیل ں

ہےکه ا صول ا ذ خ کر تے وق متن ،اسنا دا و ر یریخی سیا ق کا مطا لعہلاز می ہے ۔ ا س
ی ب می ہم د ر ود و سلام کے فقہیا حکام کوسیر ت

نبو ی سے شروع کر کے فقہا ء کے دلا ئل کے سا تھوا ضح کریں گے ، ی که یه ا صول
علمی ، عملیاو ر تحقیقی اعتبا رسے مضبو ط او ر مر بو ط طو ر
پر سامنے آئیں۔ں

درود شر یفوا ج ق ار د ینے وا لے فقہا ں ء:

"Fuqaha (jurists) who have declared the Salat al-Durood (salutation upon the Prophet) obligatory."

ت یا ہمیت ہے ، ا ور اس کی ا ہمیت کو مختلف علما ء نے ا پنی کتا بو ں
می تفصیل سے بیا ن کیا ہے۔ د ر ود شر یف کو نبی ﷺ کے ساتھ تعلق کو مضبو ط کر نے ا و
ر ا لله کی ر ضا حا صل کر نے کا ذ ر یعہسمجھا گیا ہے ۔ طبقا تا لکبر ی ہمی صحابه کر ام
کی سیر تناور ان کے نبی ﷺ ں کے ساتھ تعلقات می د رود شریف کی ا ہمیت پر روشنی ڈالی گئی

ScholarlyPen

جلاء لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل
ں

ہے، اور کہا گیا ہے کہ صحابہ کرام نبی ﷺ پر د رو دں بھیجکر اپنی عبادات کو مکمل کر تے تھے -

اسلا م می د رو د شریف کی

أَخْبَ َنَ ممحَ هم مد ب منْ معَ رَ، قاَلَ: حَ هدثينَ عَبْ مد ا هي للَّ بْ من أَيبِ بكَ رٍ، عَنْ أَيبي يه، عَنْ عْ يروُ بْ ين مسلِ مٍ الزُّرَقي يبق قاَلَ:

قاَلموا: يَ رَمسولَ ا ه يللَّ، قدْ ع يلَمْنَا كَيْفَ نمسَ يملّ علَيْ كَ، فكَ يْفَ نمصَ ييلّ علَيْ كَ؟

قاَلَ: مقولموا الليهم هم صَ يل علَ ممحَ همدٍ وَعلَ أ يل ممحَ

همدٍ كَ مَ صَلهيْتَ علَ اِبرْ ا يهيمَ وَعلَ أ يل اِبرْ ا يهيمَ اِنهكَ

يحَ يدٌ مَ يجيدٌ، اللي مه هم بَ يركْ علَ ممحَ همدٍ وَعلَ أ يل

ممحَ همدٍ كَ مَ بَ رَكْتَ علَ اِبرْ ا يهيمَ وَعلَ أ يل اِبرْ ا

يهيمَ اِنهكَ ي حَيدٌ مَ يجيدٌ۔ [3]

ScholarlyPen

---

[3] ابن سعد، محمد بن سعد۔ طبقات الکبٰ ی۔ جلد ا یول، بَب: ذکر صلاۃ النبی ﷺ وکیفیۃ الصلاۃ علیہ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، صفحہ 226–225 ۔

جلاءالا فہا م ں ی "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ی ر سول اللہ ﷺ! ہمیں معلو مہے کہ آپ کو سلام کیسے پیشکر ی ہے ، لیکن ہمآ پ پر د ر ود کیسے بھیجیں ؟

آ پ ﷺ نے ق ما ی : یو ں کہا کر و :

ا ے ا للہ ! محمدﷺ ا و ر آل محمد ﷺ پرر حمت یزل ق ما جس طر ح تونے ا تا ہیمؑ او ر آ ل ا تا ہیمؑپر ر حمت یز لق مائی ، بے شک تو ں

تعریف و ا لاا و ر ت ر گیو ا لا ہے۔ں

ا ے ا للہ ! محمدﷺ ا و رآل محمد ﷺ پر ت کت ی زل ق ما جس طرح تونے ا ت ا ہیمؑ او ر آ لا ت ا ہیمؑ پر ت کت ی زل ق ما ئی ، بے شک تو ں

تعریف و ا لاا و ر ت ر گیو ا لا ہے۔ں

" ان الصلاة علَ النبي ﷺ ليست مجرد كلمات تمقال، بل هي اظهار لعظمة النبي ﷺ ورفع درجاته عند الله، وتأكيد لنب يوته، فهي بركة مترسلعلَ النبي ﷺ تشمل ذكره وفضله وشفاعته ."

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقہ ا لسنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نپہل
ں

— أي: كلما ص يلَ المسلّ علَ النبي ﷺ فهو يعترف بعظمة نبي الله ﷺ ويشهد علَ نب يوته ويدعو له بَلبَكة عند الله تعالى[4].

نبیﷺ پر د رو دبھیجنا صرف الفا ظکہنا نہیںہے، بلکہ یہنبی ﷺ کی عظمت کا ا ظہا ر ، ا للہ کے ت دی اُن کے د ر جا ت کی بلند ی ، او ر نا ُن کی نبو ت کی تصد یق ہے۔ یہ ا ی تکت ہے جو نبی ﷺ پر بھیجی جا تی ہے جس می اُ ن کا ذکر، اُن کی ف ضی ل ت او ر اُ ن کی شفا ع ں

ش مل ہو تی ہے۔ں

یعنی
ج بھیکو ئیمسلما ن نبی ﷺ پر د رو د بھیجتا ہے تو و ہ ا للہ کے نبی ﷺ کی عظمت کا ا عترا ف کر ی ہے ،اُن کی نبو ت کی گواہی د یتا

ہے او ر ا للہ تعاہلی سے اُن کے لیے ت کت کی دعا کر ی ہے۔ں

وقد ألزم الله تعالى العباد بهذا الرسول صلوات الله وسلامه عليه، ب أن يصدقوا به ويتبعوا أمره، ويعظموه ويجيلوه، ويحبيوه أكثر من أنفسهم و أموالهم، و أن يثنوا عليه ويصيلوا عليه ويمسيلموا تسل يًم.

---

[4] اما ما بوبکر ا حمد بن حسینا لی ی ہقی, دلائل ا لی ب ونۃّ, ی نب : الصلا ۃ علںا لی ی ﷺ/ فضائل الصلا ۃو ا لسلا م : جلد1, صفحہ 225 226

جلاءالافہام میں فقہ السنہ نے کہا:

فأما الصلاة عليه فهي أن يسأل له بالعناية والزيادة في أعلى المنازل، ويمؤتى بها عند ربه يوم القيامة، وهي من أفضل ما يمقرب العبد الى ربه،

و أظهر ما يدل على محبة النبي ﷺ، و تتميمة الایمان به.[5]

اور اللہ تعالی نے بندوں پر اس رسول ﷺ کے تعلق سے یہ فرض کردی ہے کہ وہ اس پر ایمان لائیں، اس کے احکام کی پیروی کریں،

تائید کریں، اس سے محبت کریں، اپنے نفس اور مال سے زیادہ اسے عزت

رکھیں، اور اس کے حق میں تعریف کریں، نا سپرد درود بھیجیں اور سلام پیش کریں۔

اس کی عزت اور

[5] عیاض، الشفاء بتعریف المصطفیٰ، جلد 2، صفحہ 78

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل
ں

جہا ں ی د رود ﷺ کا تعلق ہے ، اس کا مطلب یہ ہے کہ ا للہ سے نبی ﷺ کے لیے عنا ی ا و ر ا ہ علی د ر جا ت می ا ضافے کی د عاکر یں، او ر یہ د عا قیا م کے د ن نبی ﷺ کے ی س پہنچائی جائے گی ۔ یہ عمل س سے بہتر ینہے جو بند ے کو ا للہ کے ق ی لے جا ی ہے ، او ر یہ س سےواضح ں نی ہے جو نبیں ﷺ سے محبت ا و ر ایما ن کیتکمیل کو ظا ہ کرتی ہے۔ں

الصلاة علَ النبي صلَ الله عليه وسلّ مفتاح القرب الى الله،وبه تمفتح أبواب الرحة،و أعظم ما يمع هبَ به عن المحبة والتعظيم له صلَ الله عليه

وسلّ الصلاة والسلام. ں[6]

د رو دو سلام ﷺ ا للہ کے ت د ی ق ب کا د رو از ہ ہے ،ا س سے ر حمت کے د رو از ے کھلتے ہیں ، او ر یہ نبی ﷺ سے محبت و تعظیم کا ں س سے عظیم ا ظہا ر ہےں ”.

“اِطْباعُ يلَمْي ر ا ه يللَّ تعَاَلَى يفِ ال هصلَا ية علَ نيبَيي يه ﷺ، وَممحَاَكَ ةُ ليلمَ لَايئكَ ية يفِ ذَيلَ، وَاهْتيمَامُ يبَ لثهوَا يب العَ يظ ي يم وَ يهيَ سَببٌ يلمَغْ يفرَية الذُّنمو يب، وَقمرْبِ اِلَى

[6] ابو نعیم، حل ی
یہ اولیاء، جلد 9، صفحہ 181

ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

Scholarlypen

جلاءالافہام میں "فقہ السنة" کے تحت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے فوائد بیان کیے گئے ہیں:

النهي يي ﷺ يفِ يوْ يم ال يقْيامَ ية، وَكَثْرَمة الحَ سَ نَاَي ت، وَمَسْ مح ال هسيئاَ يت "[7]

" يہ الله تعالى کے حکم کی پیروی ہے کہ آپ کے نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے، اور اس میں ملائکہ کی اتباع اور ان کے عمل کی مانند ہے، نیکی عظیم ثواب کے حصول کا سبب ہے... اور یہ گناہوں کی معافی، قیامت کے دن نبی ﷺ کے قریب ہونے، حسنات کے کثرت، اور برائیوں کے مٹ جانے کا ذریعہ بھی ہے۔"

" حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر بن سمرہ، حضرت کعب بن عجرہ، حضرت مالک بن حویرث اور حضرت انس بن مالک کے حوالے سے

روایتیں موجود ہیں جن میں یہ مستقل دلیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ حضرت جبرائیل نے فرمایا: 'جس شخص کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور مرنے بعد جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالی اسے اپنی رحمت سے دور کر دے۔' یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔"[8]

نبی ﷺ کی سیرت میں درود و سلام بھیجنا عملی اور شرعی فریضہ کے طور پر آیا ہے۔ صحابہؓ کی متعدد روایات اس حکم کو مستقل دلیل کے طور پر تقویت دیتی ہیں۔ فقہاء نے اس روایت کی روشنی میں اس اصول کی تصدیق کی کہ جب بھی نبی ﷺ کا ذکر ہو، د

---

[7] ابن قیم، زاد المعاد ،جلد 1 ،صفحہ 234

[8] ص70
ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں می "فقه ا ل سنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

رود بھیجنا وا ج نہے۔ ا س سے ا ذخ کر د ہ فقھیا صو ل یہ ہے کہ ی ماقد س کے سا منے د رود بھیجنا وا ج ہے ا و ر تک کر ی گ ہ شما ر ہو ی ہے۔ں ں

" ہمر تبہ ی ماقد س سنپر د ر و د شر یف پڑ ھنے کے وا ج ہو نے کے ی ر ے می فقہاء می اختلا ف ییی جا ی ہے ۔ امام ا بو حنیفہ اور ا بو ں

عبدا للہ ا لحلیمیفتو ید یتے ہیں کہ ج بھی نبی ﷺ کا یم لیا جائے، آپ پر د رود پڑ ھنا وا ج ہے ۔ د یگرفقہا ء اس ی ت کے قائل ہیں کہ

یہ مستحب ہے، ں ا و ر ت ک کرنے پر گ ہ لازم نہیں ۔ا ی گروہ کے ت د ی پو ر ی زندگی می ا ی مر تبہ د رود پڑ ھنا کا فی ہے کیو نکہ مطلق نا مر تکرا ر کاتقا ضا نہینکر ی ۔ امام ا بوحنیفہ ،ما لک، ثو ر ی، اوزا عی ا س ی ت کے قا ئلہیں۔ جبکہ امام ش فعی اور اما م ا حمد بعض ر وا ینکے نمطابق ہآ خ یتشھد میں د رود پڑ ھنا وا ج ق ا ر د یتے ہیں۔"ں [9] ں

فقہاء کےد ر میا ن اختلا ف کو وا ضح کر ی ہے اور ا صولِ فقہ می سیر ت کوبطو رمعیا راستعمال کرنے کی د لیل پیش کر ی ہے۔ مختلف فقہاء کی ں

رائے سے یہ ی
ی ہو ی ہے کہ سیر ت نبو ی سے اخذ کرد ہ ا صول ہمیشہ ا ی ہی شکل می نہیں بلکہ متعد داطلا قا ت کے ساتھ سا منے آں

سکتہیں ، لیکن بنیا د ی ہد ف: نبی ﷺ پرد رو د و سلام بھیجنا شر عیا ہمیت ر کھھے۔ اس سےا ذخ کرد ہ ا صو ل عملی او ر تحقیقی ا عتبا ر سےنقا ب قِبول ہے۔ں ں

---

[9] ص72,73
ابن قیم الجوزیه .جلاءالافہام .

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

سیر تنبو ی ﷺسے ا خذ کرد ہ فقہیاصول وا ضح کر تے ہیں کہ د ر و د وسلا
مصرف روا ی ی فضی ل ت نہیں بلکہشرعی ا و ر عملی ق یضہ ں

بھی ہے۔ متعدد صحابی اورروایتیں ا سحکم کی بنیاد قا ہم کرتی ہیں جبکہ
فقہا ء نے مختلف صورتوں می اس کے اطلاق ا و ر حدود کی ں

وجود ہدف ا ور ا صول وا ضح ہے : نبی کر یم ﷺ کا ی مسن
ی ذکرکر تے و ق د رود و سلا م کیادائیگی ں
و ضا ج کی ۔ اختلا ف را ئے کے ی

ا ہم اور مستند عملہے۔ اس تجزیے سے یہ بھی معلومہو ی ہے کہ فقہی ا صول ا ذخ کر
تےو ق سیر ت ، متن ، اسناد ا و ر فقہاء کی رائے کو ی ہممر بو ط کر ی ضرور یہے ، یکہ ا
صول علمی ، عملی ا و ر تحقیقی ا عتبا ر سے مضبو ط اور قا ب عِمل ہو۔ں ں

سیرتِ نبو ی سے اذ خکرد ہ دعوتی ا صو نل :

"Invitational Principles Derived from the Prophetic Character (Seerat-e-Nabawi)"

سیر تِ طیبہ ا یزند ہ ، متحر ک ا و ر ہمہ گیر دعو تیمنہج ہےجس می
عقید ہ ، عباد ت، اخلا ق ا و ر معا شر ت س یکجاہو کر ان ن کیرہنما ئی
ں

ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

کرتے ہیں۔ امام ابن قیم الجوزیۃؒ نے جلاء الافہا م می درود و سلام کے ابواب کے ذ ریعے اسی منہج کی عملی صورت واضح کی ہے، کیونکہ ں

د رود کی ت غیب ، ذکر کی بیدا ر ی، ا و ر ام کے شعو ر کی تشکیل دعو ت کے بنیاد ی ستو ن ہیں۔ دعو ت کا مقصد صر ف اطلا ع د ینا نہیں ں بلکہ دلو ں کو ز ندہ کر ی ،ا عمال کو د ر سر خد ینا ا و ر ا م کو نبی کر یم ﷺ کے ساتھ مضبوط تعلق می ی ندھنا ہے۔ ا سی لیے ا بن قیم ںؒ

نصوص ، آ ی ر او رعملی س کو یکجا کر ں کے ا ی ا یسافکر ی دھا را قائم کر تے ہیں جس سےق د کی ا صلاح بھی ہو تی ہے او ر ا جتماع کی ت بیت ں

بھی۔ د رو د کی تغیب کےذ ر یعا میداو ر وا بستگی پیدا کی جا تی ہے ، ذ کر کے ذ ر یعے بید ا ر یِ قلب کی د عو ت د ی جا تی ہے ، او ر جمعہ کے ند ن ا جتما عی شعو ر کے سا تھ کثر تِ د رود کی یکید کر کے نا مکو مر بو ط کیاجا ی ہے۔حد ی قد سی اپنی سند کے ہمرا ہ حضر ت عبدا لرحمن ں

بن عو فکے حوالے سے نبی ا کر مصلی ا للہ علیہوسلم کا یہ ق ما ن نقل کر تےہیں
۔ں ں

"ا بھی جبرا ئیل مجھ سے ملے ا و ر ا نہو ں نے مجھےیہ خو شخبر یسنا ئی ا للہ تعا لی آ پ نے کےلیے پیغام د ی ہے جو شخص آ پ پر ا ی مر تبہ ں

د رو د بھیجے گا می ا س پر ر حمت یز ل کرو ں گا او ر جو شخص آ پ پر سلام بھیجے گا می ا س پر سلا متی ز ل کر و ں گانبی ا کرم صلی ا للہ علیہ نوسلم ں

ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

11
نے ق ما ی اس لیے می نے یہ سجدہ کیا۔"ں ں

یہ روا
ی دعو ت کے اس ا صول کو نمی ں کرتی ہے کہ ت غیب) تغیب ی لثوا ب(کے ذ ر
یےدلو ں می شوق ا و ر وا بستگی پید ا کی جائے۔ ند رو د پر رحمت او ر سلام پرسلا متی کی ن
ر ت د را صل ا مید کا پیغا م ہے جو ق دکو عمل کی طرف کھینچتا ہے ۔ ا بن قیمؒ کے منہج
می یہ نکت ں

11 ص68

مر کی ہےکہ د اعی لوگو ں کے سا منے ا للہ کی ر حمت کے د رو از ے کھو ل کر دکھا ئے
یکہ و ہ محبت کے ساتھ س کی طرف آئیں۔ نبی نکریم ﷺ کا شکر انے کا سجدہ ا سد عوتی
اسلو ب کی عملی تصو ت ہے کہ خوشخبر ی کو عمل کے ساتھ جوڑا جا ئے۔ں ں

د رود شر یف کے ی ر ے می حضر ت ا بی بن کعب سے منقول حد ی کو عبد بن حمید
نے ا پنی مسند می نقل کیا ہے حضر ت ا بی قما تےہیں۔ں ں

" نبی ا کرم صلی ا للہعلیہ وسلم کی عاد ت شریف تھی کہ ج آ پر ا ت کا چو تھائی حصہ
بیت جا ی تو آ پا ٹھ کر ا ر ش د ق ما تے لوگوا للہ کا ذکر نکروا للہ کو ی دکر و قیا م آئے و

ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

جلاء الا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

الی ہے مو ت ا و ر اس کی سختی ا ئی چاہتی ہےمو ت ا و ر اس کی سختی آ ئی چا ہتی ہے۔"[10]
ں

یہ روا ی دعو ت کے اس ا صول کو ا جا گر کرتی ہے کہ ی د دہانی ا و ر تنبیہ کے ذ ر یعے غفلت کو توڑا جائے۔ را ت کے و ق بیدا ر ہو کر ذکرں کیدعو ت دینا محض انفر اد ی عباد ت نہیں بلکہ ا جتماعی بیدا ر ی کا پیغا م ہے ۔ ا بن قیمؒ کے ہا ں سیر ت کا یہ پہل اس ی ت کی د لیل ب ہے کہ ں

داعی کو وں ق ،ما حول او ر مخا طَ کیکیفیت کو سامنے رکھ کر خطا ب کر ی چاہیے۔ قیام ا ور مو ت کی ی د دلا یدلوں کو نر م کر ی ہے، ا و ر نیہی نرمی دعو ت کے قبو ل ہونے کی را ہ ہموا ر کرتی ہے۔ حضر ت او س بنا وس ر وا ی کر تے ہیں نبی ا کر منے ا ر ش د ق ما ی۔ں ں

س سے ا فضل دن جمعہ کا د ن ہے اور ا سی د ن حضر ت آد م کو پیدا کیا گیا ا سی دن ا ن کاا نتقا لہو اا سی د ن سو ر می پھوی ما ر ی جائے گی ں

او ر ا سی د ن کک ہو گی) یعنی قیا م آ ئے گی (لذا تم اس د ن کثر ت کے ساتھ درو د بھیجا کر و کیونکہ تمہا ر ی د رود میر ی خذم می نپیش کیا جا ی ہے صحا بہ کرام نے د ر ی فت کیا

---

[10] ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام . ص70

ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام .

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ی رسول ا للہ ج آ پ لحد ی منتقل ہو جائیں
گے تو

ہ ر ا د رود آ پ کی خذم
ی آ پ کی ں

خذم ی کیسے پیش کیا جائے گا آپ نے ق ما ی :ں ں

"بے شک اللہ عزوجل نے زمین کے لیے یہی ت حرام کردی ہے کھوہ ا ب ء کے اجسام

کھائے اما م ا حمد ا بو دا ؤد ن ئی ا و ر ا بن ما جہ نے ا نپنیا پنی سند کے ہمرا ہ ا سر وا ی کو

نقل کیا ہے ا بن حبا ن نےاپنی صحیح او ر حاکم نے مستد ر ک ی حسین ا لج ع فی کے

حو الے سے اس روا ی نکو نقل کیاں ہے ۔"ں[11] ں

---

[11] ص79
ابن قيم الجوزيه .جلاءالافهام .

جلاء الا فہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

یدعوت کے اجتماعی پہل کو واضح کرتی ہے۔ جمعہ جیسے اجتما ع کےد ن کثر
تِ درود کی ت غیب ا م کے شعور کو ا ی مرک پر جمع ں
یہ روا

کرتی ہے اور نبی ﷺ سے تعلق کو یز ہ کرتی ہے۔ ابن قیمؒ کے تناظر می یہ ی ت سامنے
آتی ہے کہ دعوت صرف ق د ی محدو د نہینں

رہتی بلکہ ام کی اجتماعی زندگی می بھی اپنی جگہبنا تی ہے۔ ا ب ء کے اجسا م کے محفو
ظ رہنے کا بیان عقید ے کی پختگی اور محبتِ رسول ﷺ کو مضبوط کری ہے ، جودعو
تکے استحکام کے لیے ی گز ت ہے۔ان تں نصوص کی رو شنیمی یہ حقیقت نمی ں ہوتی
ہے کہ

سیر تِنبو ی سے اخذ کرد ہ دعوتی اصول امید، ں بیدار یاور اجتما عیت پر
قا ئمہیں ۔ جلاء الافہام کے تناظر می ابن قیمؒ دکھاتے ہیں کہ درود و ں

سلا مِمحض ا ی عمل نہیں بلکہ دعو ت کی روح ہیں۔ و ہ د لو ں کو اللہ
کی رحمت سے جوڑ تے ہیں ، غفلت کو توڑ تے ہیں ، او را م کو نبیں

کریم ﷺ کے گرد مجتمع کرتے ہیں۔ یوں سیرت کا یہ منہج دعوت کو مؤ ت ، مر بو
ط او رزندہ ر کھ ہے ، او ر عمل کو محبت وشعور کے ساتھ ں

جوڑ کر ا ی ی ئیدا ر اصلاحی را ستہ قا ہمکری ہے۔ں ں

سیرتِ نبو ی سے ا ذخکرد ہ ت بیتی اصو نل:

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

"Invitational Principles Derived from the Prophetic Character (Seerat-e-Nabawi)"

ہ ی ت بیت کا ا یساجا معمنہج پیش کرتی ہےجس میعبا د
ت ،شعورِ وق ،تعلق ی اللہ او ر تعلقی لرسول ں
سیر تِ نبو ی ا ن ن کی ی طنی و ظا

ﷺ ی ہممربوط صورت میجلوہ گرہو تے ہیں - نبیاکرم ﷺ کےمعمو لا ت میاو
قا ت کیقدر ، مخصوصای م کی فضی ل ت ، ذ کروں

درود کی کثرت، ا ور دل کی بیدنا ر ی کے ا سالیب ا ی متواز ن ت بیتی نظا م
تشکیلد یتےہیں ۔ت بیت محض او امر و نواہی کی فہر س نہیں

بلکه مسلسل ی د دہانی ، عملی نمونه او ر ی طنی ر غبت کے ذ ریعے ا ن ن کے رو یّ ں کی

تشکیل کا ی م ہے۔ ا سی تسلسل کے ساتھ سیر ت ق دکو ننظمِ ا و قات، ا جتماعی شعور

اور روحا نی وا بستگی کی راہ دکھاتی ہے ، جو د ت یاخلاق ا ستحکام کا س بنتی ہے۔ اما م

ا بن قیم الجو ز یۃؒ جلاء ا لا فہام می ں

احاد یِدر و د وفضا ئلِا ی مکو جمع کرکے ت بیت کے و ہ اصول وا ضح کر
تے ہیں جودلو ں میمحبتِ رسو لﷺ ، عبادت کی ر غبتا و ر ں

او قات کی قدردانی پیدا کر یں۔ وہ نصوص کی شرح نکے ذ ریعے ی طنت بیت کو
عملی عاد ا تسے جو ڑ تے ہیں۔امام ما لک اپنی سند کے ہمرا ہ ں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقه ا لسنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نپہل

حضر تا بو   ہ ت ہ کے حو الے سے نبیاکرم کا یہ   ق   ما   ن   نقل کر تے ہیںں۔ ں

س سےبہتر یند ن جس میسو ر جطلو ع ہو جمعہکا د ن ہے ا سی   د ن
حضر ت ادم کو پید ا کیاگیا ا سی د ن انہیں ز مینمی ا ی راگیا ا سی د ن ں

ا ن کا تو بہ قبول ہوئی ا سی د ن ا ن کا انتقال ہوا ا سی   د
ن قیا م قائم ہو گی جمعہ کے د ن
ہ جا نو ر صبح صادق سے لے کر
طلو   ع فتا ب یچن ں

کا رہتا   ہے کہ کہیں آ ج قیا م قا ئم نہ ہو جا ئے ا ن نوں ا و رجنا ت کے سوا کہ و ہ غفلت کا شکا رہیں   ا س د ن می ا   یسا ع ایسی   ہے کہ

اگر کوئی مسلمان بند ہاس و ق نمز پڑ ھ رہا   ہو تو اس د و را ن و   ہا للہ تعالی سےجو[14]
بھی ما   نگے گا اللہ تعالی ا سے عطا کر ے گا۔ں   ں

ی کی ی ئید کر تی   ہے او ر ا سی کے مفہوم پر
د لا ل کر تی ہے۔یہ نروا ی   تبیت کے د و بنیاد ی پہل نم ی نکرتی ہے شعو رِ و   ق ا و ر قبو لیتِ د عا کی ا مید۔ جمعہ کی ف ضی ل ت بندے کو نظمِ ا و قا ت کے ساتھ نعبادت کی طر ف متوجہں کرتی ہے ، جبکہ قبولیت کی سا ع ا مید کو تقو ی د ے کر دل می خشوع پیدا کر تی ہے۔ ا بن قیمؒ کے تناظر می نیہ ربط ت بیتی تو ا ز ن پیدا کر ی ہے: قیا م کی ید غفلت توڑتی ہے ا و ر د عا کی قبولیت رغبت   ت ھاتی ہے۔ں
ا بن قیم کہتے ہیں یہ صحیح حد   یحضر ت او س بن   او   س
کی نقل کردہ روا

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

جمعہ کے د ن مجھ پر کثر تسے د رو د بھیجوکیو نکہاس د ن
قشتے حاضر ہو تے ہیں او ر اس د نجو بھی شخص مجھ پر د رو د بھیجتا ہے اس کا د ر
ود ں

میر ے سامنے پیش کیا جا یہے یہا ں یکہ و ہاس سے فا ر غہو جا ئے حضر ت) ا بو د
را ر ءق ما تے ہیں (مینے عرض کیا ا پ کے و صال ں

ظا ہ ی کے بعد بھی تو ا پ نے قما یں: "ا للہتعالی نےزمین کے لیے یہ ی تحرام
کر د یہے کہ و ہ ا ب ء کے اجسام کو خ ا ب کر ے پس ا للہ ں

کانبی قبر می بھی زند ہ ہو ی ہے ا و ر ا سےرزق د ی جا ی ہے۔ "ں[15] ں

یہحد ی محبتِ رسول ﷺ کی عملی ت بیت پیش کر تی ہے۔ کثر تِ د رو د سے دل میتعلق
مضبو طہو ی ہے او ر عباد ت می حضو ر یپید ا ہو تی ہے ۔ ا ب ء کی حیا تِ ت زخی کا بیا
ن عقید ے کی پختگیاو ر احترامِ نبو ت کو تقو ی د یتاہے ، جو ت بیتِ قلب کے لیے ا ساس
ہے۔ ا بنں

قیمؒ کے مطابق یہ و ابستگیں ق د کے ا عما لکوی و قا ر او ر ی خبر بنا تی ہے۔ا
نروا ی ت کی رو شنی می سیر تِ نبو ی کا ت بیتی منہج و اضح ہو ی ہے جو ں

وق کی قدر ، د عا کی ا مید ، محبتِ ر سول ﷺ او ر عقید ے کی پختگی کو یکجا کر ی ہے۔
جلا ء ا لا فہام کے تنا ظر می امام ا بن قیمؒ نصوص کو نفضائل کے بیا ن ی محدود ں نہیں ر

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ین نیپہل

کھتے بلکه ا نہیں دل کی ت بیت ا و ر عملی عاد ا ت کی تشکیل سے جو ڑد یتے ہیں۔ ج ن ی ی

ی ا قً د می غفلت کے ں

---

14 ابن قيم الجوزيه .جلاءالافہام . ص77

15 ابن قيم الجوزيه .جلاءالافہام . ص77

بجا ۓبید ا ر ی، بے عملی کے بجا ۓتسلسل ،ا و ر ر سمی عباد ت کے بجا ۓشعو ر ی وا
بستگی پیدا ہو تی ہے ۔یہی مر بوط ت بیتی منہج اخلا ق ں

ا ستحکام ا و ررو حانی نمو کا ی ئیدا ر ا ستھق ا ہمکر ی ہے۔ں ں

خلاصۂ بحث ں(key notes (ں :ں ں

جلاء ا لافہام کے مطا لعے سے یهحقیقت پو ر ی و ضا ج کے ساتھ سا منے آتی
ہے که فقه ا لسی

ر ۃ محض یریخی ں و
اقعات کی توضیح نہیں بلکه

ں

نصوصِ شر عیه، ا سنا د کی تنقید ، ی ر یخی سیاق ا و رمقا صدِ شریعت کے ی ہمی امتز ا ج

سے تشکیل ی نے وا لا ا ی زند ہ ا و ر متحرک علمی منہج نہے ، جسمی د رو د و سلام کے

فقہی مبا ج اختلا فِ فقه کے ا صو لی ضوا بط کو نمی

جلاءا لا فہا م ن می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ن ینں نپہل

ن کر تے ہیں ، دعو تی نصو
ص تغیب ، بیدا ر ینا ور ن

ا جتما عیت کی بنیاد قا ہم کرتے ہیں ،اور تبیتی روا یت نظمِ ا و قا ت ، تعلق ی لرسو ل ﷺ ا و را صلاحِ قلب کی عملی صو ر ت گر ی کرتی نہیں۔ ابن قیمؒ کا ا سلوب سیرت کو محض ماضی کا ن بیا ن نہیں ر ہنے د یتا بلکہ ا سے عصرِ حاضر کے لیے بھی قا ب نِفا ذ ، مر بوط ا و ر مقا صد ینرہنمائی می تبدیل کر دیتا ہے۔ن ن

ن: ن(

علمی نکات (subjective notesن

- سیر تِنبو ی سے فقہیا صو لا خذ کر نے مینصوص کے ظا ہ یمفہو م پرا کتفا نہیں کیا جا ی بلکہ اسناد کی صحت ، ی ریخی سیاق ، ا و رن

ی کے ساتھ ا ی جا مع منہجا ختیا رکیا جا ی ہے ، جس سے ا ستد لا لمضبو ط ا و ر نتائج ز ی د ہ منضبط ہو جا تے ن
مقا صدِ شریعت کی رعا
ہیں۔ن

- د رود و سلام کے مسئلے می فقہا ء کا ا ختلاف اس امر کی و اضح مثال ہے کہ ا ی ہی سیرتی ما دّ ہ مختلف ا صولی ق ا ئن کے تحت متعدد فقہی ناطلا قا ت پید ا کر سکتا ہے ، ی ہم یہ تنوع شریعت کی و سعت او ر علمی ا جتہاد کی مشر وعیت کوظا ہ کر ی ہے ، نہ کہ ان ی س ا رکو۔ن ن

جلاءالافہا   م   ں   ی "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نپہل

- ابن قیمؒ کے ہا   ں   ت غیب و   ت   ہیب کیا حاد   ی کو محض فضائل   ی   محدود نہیں رکھا جا   ی بلکہ انہیں احکا   مکی علت، مقا صد ی جہت او ر ں

ت بیتی ا ت ا ت کے ساتھ جوڑ کر ا ی ہمہ گیر فقہی و اخلا قی فہم می ڈ ھا لا جا   ی   ہے۔ں   ں

- یر یخی   واقعات   کی   زمانی   ت تیب   اور   اسبا بِ   ورو   د کی   تعیین   فقہی استنبا ط   می   ق ینہ   بنتی   ہے ،   کیو   نکہ یہی   عنا   صر   بعض او قا ت   عام   اور ں

خاص ، مطلق او ر   مقید، یو جو باور ا ستحباب کے د ر میا   ن قق کو وا ضح کرنے می فیصلہ کن کردا ر ادا کر تےہیں۔ں   ں

- فقہ السی ر ۃ کا علمی فائدہ یہ   ہے کہ و ہنص ، عقلِ سلیم او رعملی نمونے کو ا ی

مر بوط فکر یڈ ھا نچےمی جمع کر دیتی ہے ، جس سے فقہی نحکم محض نظر یقاعدہ

نہیں رہیتا بلکہزندہ معا شرتی ر ہنمائی کی صور ت اختیار کر لیتا ہے۔ں ں

معروضی نکات (objective notesں)   :ں   ں

- جمعہ   اور   فضا ئلِ   ا ی م سے   متعلقسیرتی نصو ص   کو   عملی نظا مِ عبادت   سے   جوڑ   کر   ت بیتی   نصا ب   ت   تیب دی   جائے ، ی   کہ   و   ق   کی   قدر ، ں

عبادت کی ی بند یاو ر ر وحا نی وا بستگیمحض نظر ی نہیں بلکہ ر وزمر ہ   معمول بن سکے۔ں ں

Scholarlypen

جلاءالافہام ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

- دعوتی میدان می ترغیب ی لثواب اور تنبیہ ی لعقاب دونوں کو حکمت کے ساتھ استعمال کیا جائے، کیو نکہ صرف خوف ی صرف ں

امید می سے کسی ای پر اکتفا دلوں کی مستقل اصلاح کے لیے کا فی نہیں ہوی۔ ں

- سیرت کی شرح وتدریس می معاصر سماجی اور فکری سیاق کو ضرور ملحوظ ر کھاجائے، ی کہ حاصلش اہ صول خ ذیذ مسائل پر بھی ں

مؤ ثر طور پر اِطلاق صورت می رہنمائی ق ا ہمکر سکیں۔ں

فصل دوم ں:

درود و سلام کے شرعی، اخلاقی اور علمی ات ا نت

ScholarlyPen

جلاءالافھام   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
یں نپہل   ں   کےننم

"Shari'ah, ethical, and intellectual effects of salutations (Darood and Salam)"

درود وسلا م کی ادائیگی اسلامی شریعتمی ا ی ہمہ جہت روحانی، ا خلاقیاورعلمی ا ات رکھنے والا قیضہ ہے جو ق د کی ی طنی تعمیر، ں فکر نی

توازن اورمعاشرتی بیداری کے لیے غیرمعمولی اہمیت رکھھ ہے۔ شرعی اعتبار سے یہ عمل نبی کریم ﷺ کے فضائل اورصحابہؓ کی نروایت کےذریعے مستند ہے ۔ جہاں متعدد احادی درود کے وا جی مستحبہونے کیبنیاد ق اہم کرتی ہینا ورفقہاءنے اس کی حیثیت ں

پرمتفر قدلائل کےساتھ غورکیاہے۔اخلاقی پہل می درو د وسلام ان نکے قلب می محبتِرسول ﷺ کیش ت، التزامِ شر عیاورں

نفس کی ت بیت پیدںاکری ہے، جوں غفلتکودورکرکے ق د کو نظم، اعتدال او ر ی طنیشفا فیت کی طرف مائل کری ہے۔ علمی ا ات کی بنیاد ں

درود کیتکرار او رغور و فکران ن کو س کیحکمت ،ی ریخی سیا ق او رشریعت کی لطا ئ سےمتعا ر ف کرای ہے۔جس سے علمی بصیرت ں

او رفکر ی ت تیبمستحکم ہو تی ہے۔ اس کےساتھ ں سا تھ اجتماعی پہل بھی نمی ں ہے ، کیونکہکثرت درو د کے ذ ر یعے ام میشعور یں

اتحاد،اجتماعی محبت او ردعوتی سرگرمیو ں می ی ہمی ہم آہنگی پید اہوتی ہے ، جیسا کہ جمعہ کے د نی دیگر اجتماعات میدرود کی ی کیدں سے ں

جلاءا لا فہا م ں ی "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

واضح ہو ی ہے۔ ی ریخی ا و ر سیرتی مآ ذخ ا س ی ت کی تصد یق کر تے ہیں که نبی ﷺ

کیتعلیما ت می د رود و سلام نه صرف قد کی نروحا ن بلکه ا م کی اخلا قیو علمی تقی کا

بھی ذ ریعه ہیں۔ں

حضر ت عبد ا للّٰه بن مسعود ر ضی اللّٰه عنهق ما تے که حضو ر نبیاکرم ﷺ نے ق ما
ی :ں ں

أوْلَى النها یس یبِ یوَمَ القَیاَمَةَ أَکْ مثَر مهُ ع هلَ ّ صَلَاةً .[12]

قیا م کے روز لوگو ں می سے میر ے س سے ز ی د ہ ق ی و ہ ہوگا جو اس دنیا
میکثر ت سے مجھ پر د رود بھیجتا ہے۔ں
ں

درود و سلام کے شرعی ات ات ں:

"Shari'ah Effects of Sending Blessings and Greetings (Salam)"

د رو دو سلام بھیجنا نبی کر یم ﷺ پر ا ی عظیم عباد ت
ہے جو ق آن و حد

[12] ترمذی، الجامع ال یصحیح، أبواب الوتر، بَب ماجاء فِ فضل ال یصلاة علَ النبِي صلَ اللّٰه علیه وأ له وسلّ، 1 : 495،
رقم : 484

جلاءالا فہا م ں می "فقہ ال‌سنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

یمی ی ر ی رذکر کی گئی ہے ۔ا ن ا
عمال کےشرعی ا تا تنہ ں

صر فشخصی عبادت بلکہ پور یا م مسلمہ کی فلاح و کا میا بی کے

لیے بہت اہمیتر کھتےہیں۔ مختلف کتا بو ں جیسے طبقا ت ا لکبر ی ہ، د لا

ئل نالی ب وتہ ،ا لشفا پ ں ب ع ریف ا لم ض ط ف یہ ،ح ل ی ی

ہاو لیا ءا و ر زادا لمعاد میدرود وسلام کے شر عی ا

تا ت پر تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے ۔ں

من خصائص الصحابة رضي الله عنهم أنهم كَنوا يكثرون من الصلاة علَ النبي صلَ الله عليه وسلّ، ويع يدونها من أعظم العبادات و أج يل القربَت. فكانوا اذا مذكر اسم النبي صلَ الله عليه وسلّ أو حضرةُ ذكره أكثروا من الدعاء له بَلرحة والسلام، وكَنوا يعلمون أن فِ ذلِ زيَد ةً فِ محبتهم لله تعالى ولرسوله صلَ الله عليه وسلّ، وسبباً لنيل الرحة والمغفرة[13].

صحا بھکرا مر ضی ا للہ عنہم کی خا ص ی تو ں می سےیہں ہے کہ و ہ نبی ﷺ پرکثر ت سے

د ر ود و سلا م بھیجتےتھے ، او ر ا سے س سے ت ی نعبادا ت ا و ر ا ہم قبتو ں می شما ر

کر تے تھے۔ ہ لذا ج بھی و ہنبی ﷺ کا ی م سن ی ی د آ ی ،تو ان کے لیےضرو ر ی تھا

کہ و ہ ز ید ہ سےز ی د ہ دعا کر یں او ر حضو ر ﷺ کے لیے ر حمت و سلام بھیجیں۔ و ہ جا

نتے تھے ں کہ اس سے اللہ تعالیہ ا و ر اس کے رسول ﷺ سے محبت نمی ا ضافہ ہو ی ہے، او

ر ر حمت و مغفر ت کا س ب ہے۔ صحابہ کرا م کے اقوا ل ا ور ا عمال سے یہ بھی ی

ی ہو ی ہے کہ و ہ وا قعی نبی ﷺ نپر کثرت سے در ود و سلام بھیجتے تھے۔ں

ScholarlyPen

13 محمد بن سعد ، ا لط ب قا ت الکبری ،ج 1، ص 2 4 3، ب و ت :دا ر ا
لکتب ال‌عل
می ۃ، 97 9 1-ں

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

انت :

- د رو د و سلام کے ذ ر یعے ق د کی رو حا
نمی ا ضا فہو ی ہے۔

- نبی ﷺ کی محبت کو دل می ت ھا ی ہے او ر اس کے ذ ر یعے اللہ
کی ر ضا کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ما كَن عليه الصحابة الكرام رضي الله عنهم من عظيم العناية بَ لاكثار من الصلاة والسلام علَ النبي ﷺ، اذ كَنوا يع يدون ذِلمن جملة القربَت التي يتقي وى بها ا لايمان وتسمو بها الروح. وقد ب هيَّ أ هن ملازمة الصلاة علَ النبي ﷺ كَنت من السمات البارزة فِ

سلوكهم التع يبدي، لما تحمله من معاني المحبة والتعظيم لرسول الله ﷺ، فضلًا يعُا يرجوه المؤمن من نيل رحة الله تعالى والفوزبشفاعة النبي المصطفى ﷺ يوم القيامة[14].

صحا بہکر ا مر ضی ا للہ عنہم نبی ﷺ پر کثر تسے د
رو د وسلام بھیجنے کا بہت ز ی د ہ ا ہتمام کر تے تھے ، کیو نکہ و ہ ا سے اُ ن
عبادا ت می شما ر ں

کر تے تھے جن کے ذ ریعے ایما نمضبو ط ہوی ہے او ر روح بلند ہوتی ہے۔

[14] محمد بن سعد،ں الط ب ق ا تالکبری، ج 1، ص 4 2، دار صادر، ب وت .

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نپہل

یہ بھیبیا ں کیاگیا ہے کہ نبی ﷺ پر د رو د پڑ ھتے رہنا اُ ن کےعباد تی طرزِ عمل کی نم ی ں خصوصیا ت می سے تھا ، کیونکہ ا س می رسو ل نا للہ ﷺ سے محبت ا و ر تعظیم کے معا نی ی ئے جا تے ہیں۔ ا س کے سا تھ سا تھ مو من اس کے ذ ریعے ا للھتعا ہ لی کی ر حمت حاصل کرنے ں

او ر قیا   م   کے د ن   نبی نِمصطفی ہﷺ کی شفا ع ی نے کی ا مید   بھی ر کھ ہے۔ں

ا ت :

- د رو دو سلام کی   ت کت سے ق د کی ز ندگی میا للہ   کی ر حمت   آتی ہے۔ں
- یہ عملنبی ﷺ کی سچی محبت کو ظا   ہ کر   ی ہے اور ا   س کے ذ ریعے عباد ا ت کا د ر واز ہ کھلتا ہے۔

و أ یما الصلا مۃ والسلا مم علیہ ﷺ فمما أمرَ ماللّٰہ بہ عبادہ، وندبھم الیہ، وجعل فیہ عظیمَ ا لج یر وجزیلَ الثواب [15]

" او ر ا للہ   تعا لیہکی طرف سے اس پر   د رو دو سلام بھیجنا بھیو ہ عمل ہے جس کی عباد تکر   نے کا ا س نے بندو ں کو حکم   د ی ، او ر اس کی طر ف نر غبتد لائی   ، ا   و

[15] قاضی عیاض، ں الشفا پ ب ع ر یف حقوق ا لم ضط ف   یں   ہ،   جلد   2، صفحہ ں   1   4
،دارالکتب ا لع لمی ہ، بیر وت۔ں

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

را س میبہت ت اا خ او ر عظیم ثوا ب مقر
ر ق ما ی ۔ "

ا ت :

- د رود و سلام نبی ﷺ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کر ی ہے ۔ں
- یه عملمسلما ن کی محبت ا و ر عقید ہ کو ت ھا ی ہے۔

ا لولياء والعلماء الكبار يعتبَون ارسال الصلاة والسلام عُلاً روحانيًا ومقدسًا، يساهُ فِ تنمية الروحانية للفرد وينال رضا الله ت عالی[20].

او لیاءا و ر ت رگ ہستیا ں د ر ود و سلا مبھیجنے کوا ی ر وحانی و مقدس عمل سمجھتی ہیں ، جسسے ق د کی رو حا نمی نشو و نمہو تی ہے او ر نا للهتعالیه کی خوشنود یحا صل کی جا تی ہے۔

ا ت:

- د رود و سلام کے ذ ریعے ق د کی رو حا نیت قی او ر ا اللہ کی ر ضا حا صل ہوتی ہے۔

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

- اس سے ت کا ت کا ت و لہو ی ہے ا و رمسلما ن کی شخصیت می نیک تبد یلیا ں آتی ہیں۔

أن الصلاة والسلام علَ النبي ﷺ من السنن المؤكهدة لما لها من أثر شرع وروح[16]

ا ت :

- د رود و سلام ایما ن کیمضبو طی او ر نبی ﷺ کی س کی پیرو یہے۔ں
- یہعمل مسلما ن کو ا للہ کی ر حمت ا و ر ت کا ت سے ہمکنا رکر ی ہے ۔ں[17]

اما م ا بنقِیم الجو زیه ۓ جلا ء ا لافہام فی فضلا لصلاۃ وا لسلام علی خیر ا ئ ی می د رود و سلام کے ضمن می شرعی ا ت ا ت کو نه صر ف نصونص بِ ق آ ن و حد ی کی رو شنی می و ا ضح کیا ہے بلکه متعدد شر عی د لائل و فوا ئد کوبھی مر ی طو ر پر بیا ن ق ما ی ہے ۔ س سے پہلے و ہ قآن مجی نکی آ يِ درود اِ هن ا هللَّ ٓ وَمَلَائیکَتَ مه یمصَلوُّنَ علَ ٓ ٓ النهي ي يي کی تفسیر کر تےہو ئے یه ی ی کر تے ہیں که د رود و سلام کا حکم شرعی مو من کے ا و پر نوا ج ا و ر مؤکد ہے ، کیو نکه ا للہی ک نے ا پنے بند و ں کو بھی نبی ﷺ پر د ر ود و سلام بھیجنے کا حکمدی ہے۔ ا سی طرح و ہ بیا ن کر تے ہیں ں

[16] ا لامام ابن قيم الجوزية، زاد المعاد فِ هدي خير العبا د، ج 3، ص.)تحديد الصفحة(، دار الكتب العلمية

[17] ابن قيم الجوزيه .(4991) .زاد المعاد)جلد 1–5(. مؤسسة الرسالة.

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

که درود کی تلا وت الله کے حکم کی تعمیل ہے، اور اس کی ادائیگیں می ا الله تعا ہلی ، ق شتے ا
و ر مو منین س مدعو ہیں ۔ د ر ود و سلام ا ینعباد ی عمل ہے یه ا الله کی ی رگا ہ می دعا کی
قبولیت کا س بھی

ب ہے۔خاص طو ر پر ج ا سے دعا کےآغا
ز ی ا ختتام می شمل کیاجا ئے ں تو ں

20 أبو نعيم، حلية ا لولياء، جلد 1، ص .45، دار احياء التراث العر بِ

دعا کےقبو ل ہو نے کےا مکا ی ت ت ھجا تے ہیں ۔ا بنِ قیمؒ د رود کے تلاو ت کر
نےوالے کےلئے سزا ا و رثوا ب می ا ضافے ، د رجا ت ں

کی بلند ی، گھو ں کا کفا ر ہ او رقیام کے د ن می ق ب وشفاع کےحصو ل
جیسے شر عی ا تات بھی بیا ن کر تے ہیں۔ جو کہنصو صِ ں

حد
ی کی صحّاو ر اس کی تعبیر کے ساتھ منسلک ہیں ۔اس علمی منہج کے تحتد ر ود
و سلام کا عمل نه صرف عباد ت کی حیثیت ر کھ ہے ں

بلکہا للہ کی ی رگا ہ میتقر ب ، ثوا ب و مغفرت ا و ر آ خ ت می فلاح و
کا میا بی کے شر عی اسبا ب کے طو ر پر بھی سا منےآی ہے۔ ں ں

عَنْ سَه يل ب ينْ سَعْدٍ ال هسا يع يد يِي رَ يضيَ ا هملل َّ عَنْ مه قَالَ:قَالَ رَمسو مل ا ه يلل َّ
ﷺ:لَا صَلَاةَ يلمَنْ لَا مو مضوءَ ملَه، وَلَا مو مضوءَ يلمَنْ لمَ ْ يذَ ْ مك ير اسْمَ ا ه يلل َّ علَيْ ِ

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

يه، وَلَاصَلَاةَ يلمَنْ لمْ ً يمصَ يل علَ ً ً النهي يبي ﷺ، وَلَا صَلَاةَ يلمَ نْ لَا ميحبُّ
الَ ْنصَ ْارَ.[18]

جو شخص و ضونہ کرے اس کی نمز نہیں ہوتی او رجو)و ضو کے آغاز
(می اللہ کا ی م نہ لے اس کا وضو نہیں ہوگااور جو شخص نبی کریم صلیں ں

اللہ علیہ وسلم پر د رود نہ بھیجے اس کی نمز نہیں ہوتی او ر جو شخص انصا ر
سےمحبت رکھےہو اس کی بھی نمز نہیں ہوتی۔ں ں

اس روا ی می نمز کی صحت اور قبولیت کے
ساتھ بعض شرائط و لوا زم کوجوڑ کر بیا ن کیا گیا
ہے، جن می درودِ نبو ی ؐ کو نمز کے ساتھ ں

مربوط کیا گیا ہے۔ فقہی و اصولی منہج کے مطابق "لا صلاۃ" جیسے الفاظ کبھی
صحتِ کاملہ کی نفی اور کبھی کمال و قبولیت کی نفی پر دلال ں

کر تے ہیں۔ اس ق ق کی تعیین مجموعی نصو ص او رتعا ملِ ائمہ کیر وشنی
می کی جاتی ہے۔ درود کے ی ب می دیگرصحیح نصوص ں) خصوصاً

تشہد کےبعد درو دِا ت اہیمی کی تعلیم (اس امر کی یئید کرتی ہیں کہ نمز می درود کا التز
ام شرعی طور پر مؤکد ہے اور نمز کے کمال ونتمامیت کے اسباب می سے ہے۔ اس منہج
سے یہ شرعی ا ت مترشح ہو ی ہےکہ نمز محض افعالِ ظاہ ی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس
کی تکمیل نا ٗن ں

[18] ابن قيم الجوزيه .جلاءالافهام . ص 52

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

اذکار وصیغوں سے ہوتی ہے جنہیں شرع نے نمز کے اندر مقرر قرار دیا ہے۔ لہٰذا د رود و سلام کو نمز کے نظمِ شرعی می داخل ں

کر ی ی لخصوص تشہد کے بعد نمز کی شر عی ہیئت کو
مکمل کری ہے اور عبا دت کی صحتِ کاملہ کے تقاضو
ں کو پورا کرنے می کردار ادا کرینہے ۔
یہ ا ت محض ف ضی ل ت ی محدو د
نہیں بلکہ نمز کی سا ج می تشر ی ع ی
ادخال کی صورت رکھ ہے جسے ائمۂ حد ی
و فقہ نے مجموعی ننصوص کے توازن سے سمجھا ہے۔ں ں

عَنْ عَبْ ید ا ھ یللّ بْ ین مَسْ معودٍ رَ یضيَ ا هملّ عَنْ مه قَالَ:قَالَ رَمسو مل ا ھ یللّ ﷺ:إذَا قرَأَ أَحَ مدممكُ التهشَهُّدَ یفِ ال هصلَا یة فلَ میصَ یل ع هلَ 19

[19] ابن قيم الجوزيه .جلاءالافہام . ص53

جلاءا لا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ج کوئی شخصنمز می تشہد پڑ ھے تو یہ د رود پڑھا ے اللہ تو حضرت محمدا و ر حضر
ت محمد کی ال پر ر حمت ی ز ل ق ما جیسے تو نے حضر تا ت ا ہیم ا و ر حضر ت ا ت ا
ہیم کی ا لپر ر حمت او ر ت کت ی زل کی او ر ا ن پر رحم کیا بے شک تو قا
ب تعر یف او ر ت رگی کا ما
لک
ہے۔ں ں

ینم ز کےاند ر د ر ود کے محل کوصرا ج کےساتھ متعین کرتی ہے۔ یعنیتشہد کے
بعد د ر ود ۔ا صو لی طو ر پر یہ تعیین عبادات ں
یہ روا

میتو قب فب تّ کے قاعد ے کےتحت آتی ہے ۔ نم زکے ا ذکار و افعال و ہی معتبر
ہیں‌جو نصوص سے ی ی ہو ں۔ اس نص سے درود پِ

ا تاہیمی کے مسنو نہونے کی بنیا دقا ئم ہوتی ہے ۔نمز کے اند ر د رود محض مستحسن ا
ضا فہ نہیں بلکہ ش ر ع کی مقر رکردہ صورت ہے۔ ں

ا سکا شر عی ا ت یہ ہے کہ نم ز کی مشروع ہیئتکی تکمیل د ر ود کے ا لتزام سےو ابستہ ہو جا
تی ہے۔ نی صیغۂد ر و د کی تعیین) د رودِ ا ت اہیمیں(عبادا ت می لفظی تعیین کے ا صو ل
کو تقو یں د یتی ہے ۔ ا س روا

ی کے سا تھ د یگر صحیح نصوص کے مجمو

ع سے یہ قاعد ہ مستنبط ہو ی ہے کہ د ر ود نمز می موضعِ مخصو ص ر کھ ہے۔ جس کی

یبند ی عباد ت کی صحتِ کا ملہ او ر تشر ی ع ی نظم کی ی سدا ر ی کے لیے ضر و ر ینہے ۔ یو

ں د رود و سلا م نم ز کے اند ر ا ی شرعی رکن نم مؤکد

جلاءالافہام ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

خ و کی حیثیت ںاختیار کرلیتا ہے)کم از کم
کمال و تمامیت کے درجے می(ں

جس کا ا ت نمز کے قا نونی ڈ ھا نچے پر پڑ ی ہے۔ ں

عَنْ أَن یسَ بْ ین مَایلِ ِ رَ یضيَ اہ مللَّ عَنْ مہ قاَلَ:قاَلَ رَمسوم ل ا ھي للَّ ﷺ:مَنْ مذ یکرْ مت یعنْدَ مہ فلَ َْ میصَ یل ع ھلَ َّ َ، فِ اَن مھہ مَنْ صَ ھلَ ع ھلَ َّ َ مَ ھرةً صَ ھلَ ا ھمللَّ علَيْ َ یہ عَشَ َّْ ا.[20]

جس شخص کے سا منے میرا یذکر ہ ہوا س سے چاہیے کہ مجھ پر د رود بھیجے) کیونکہ(جو شخص مجھ پرا ی مرتبہ د رود بھیجتا ہے ا للہ تعا لی ا س نپر د سمر تبہ در ود بھیجتا ہے۔ں
ں

اس حد ی سے د رود و سلام کے ا ی ا ہم شرعی ا ت کی بنیا دقا ئم ہوتی ہے۔ یعنی ق بِ نبی ﷺ کے حصو ل کا ذ ریعہ ہو ی ۔ ا صولی طو ر پر یہں ق ب خذ ی تی نسبت نہیں بلکہ ا ی شر عی نسبت ہے جو نبی ﷺ کے حکم کی تعمیل سے حاصل ہوتی ہے ۔ امام ن ئۃ کا اس روا ی کو سند ں

کےسا تھ نقل کر یاس ں امر کی طرف رہنما ئیکری ہےکہ ق بِنبو ی کا دعو ی ہمحض ذ وقی ی و ذخ ا نی کیفیت پر مبنی نہیں ، بلکہ نصِنبو ی کے ں

تقا ضے کی عملیپیرو یسے متحقق ہو یہے ۔چنانچہ ''ذکِر کے و ق د ر ود '' کی
ہدا ی ا ی شر عی ا لتزام پیدا کرتی ہے جو ق ب کے حصو ل کاں

---

[20] ابن قيم الجوزيہ .جلاءالافہام . ص59

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ن ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

منضبط طریقہ ہے ۔ م ذی یہ کہ ا "

ی درود پر ا للہ کی طر ف سے دس درود " کی

خبر، شر یعت می سببیت)Causality (کے اصول کو نواضح

کرتی ہے۔ یعنید رود ا ی مشروع

س ہے جس کے نتیجے می ا للہ کی رحمت و ثنا کا ا ضافہ متر ی

ہو ی ہے او ریہی ا ضافہ بند ے کے نلیے ق ب ا لہ ہ ی ا و ر ی لوا سطہ قبِ نبو یکی شرعی

صور ت ب ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ پر درود درا صل ا للہ کے ق ب کے اسبا ب می دا خلنہے۔

اللہ کے ق ب کے ذ ریعے نبی ﷺ کے سا تھ نسبتِ ق ب مضبوط ہو تی ہے ۔ ا س طرح یہ

حد ی ق بِ نبی ﷺ کو کسی غیر منضبط رو حا نیدعو ے کے بجائے نصوص پر مبنی شرعی

س کے سا تھ مر بوط کر تیہے ، جس می عمل)د رود

)حکم (ذ کر کے وق د رو د ں کی ہدا ی(، ا ور ا ت)ا اللہ کی طرف سے متعدد د رود (تں

عنا صر ا ی منہجِ تحقیق کے تحت ی ہمپیو س نظرآ تے ہیں۔ د ر و د و سلا م کا یہ نا ت ف

ضی ل تِ ا خ ، قبِ نبو ی کے حصول کا ا ی شرعی، د لیل پر قا ئم طر یقہ ی ی ہو

ی ہے ، جسے محد ثین نے سندو متن کی بنیاد پر محفو ظ ا ور نواضح کیا ہے۔ں ں

Scholarlypen

جلاءالافہام میں "فقہ السنة" کے نمونے

عَنْ أَنسَ بْ ين مَالِكٍ رَضِيَ اللہ عَنْه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ: أَكْثِروا الصلَاةَ علَيّ، فإنّ صلاتَكم علَيّ كفارةٌ لكُم، وَمَنْ صلَى علَيّ صَلَى اللهُ عليه.[21]

ترجمہ:

مجھ پر درود بھیجو کیونکہ یہ تمہارے لیے کفارے کی حیثیت رکھتا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالی اس پر رحمت نازل کرے گا۔

اس حدیث کی روشنی میں درود شریف کا ... یہ ...

... ہے کہ اسے کفارہ ...

دی گیا ہے، یعنی یہ عمل شریعت میں نبندے کے گناہوں کے ازالے اور معصیت کے مداوے کا ... مشروع ہے۔ ... اصول حدیث و فقہ کے منہج کے مطابق کسی ...

عبادت کو "ک...

[21] ابن قیم الجوزیہ. جلاءالافہام. ص63

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نیپھل

ف آ ر ہ '' کے و صں سے متصف کیا جائے تو ا س کا مطلب یہ ہو ی ہے کہ ش رع

نے ا سے معا صی کے ا ت ا ت زا ئل کرنے کا ں س بنا ی ہے ، ا لبتہ یہ

س نصو صِ عا مۂ مغفرت کےتحت سمجھا جا ی ہے ، نہ کہ حد و
د و کفا ر ا تِ منصوصہ)جیسے کفا ر ۂیمین وغیر ہ (کے ں

قائم مقام۔ امام ا بنِ قیمؒ کےمنہج کی روشنی می ایسے نصو ص کو مجمو عی روا ی ت کے

سا تھ جمع کر کے د یکھا جا ی ہے۔ جہاں ا ی د رو د پر ندس رحمتو ں کی نر ت ، د عا کی

قبو لیت مید ر ود کی سببیت ا و ر نمز کے اند ر د رود کی مشرو عیت یہ س مل کر ا س ی

ت کی تقو ی کر تےہیں کہ د رود شریف اللہ کی ر حمت کے ا سبا ب می سے ا ی منضبط س

ہے۔ ا سی سببیت کے نتیجے می 'ں'نک

ف آر ہ ''ہونے کا
مفہوم قا ئمہو ی

ہے۔ یوں د ر و دشر یف کاک فآ ر ہ ہو ی ت غیبی تعبیرنص پر مبنی شرعی ا
ت ہے ، جسےاصولی طو ر پر ''اسبا بِمغفرت'' کے ی ب می ر کھاجا یں

ہے۔ درود و سلام کا التزں ام بند ے کی توبہ و استغفا ر کےساتھ مل کر گ ہو ں
کے ازا لے کے شرعی نظا م میدا خل ہوجا ی ہے ، ا و ر یہ ا تں

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

شریعت کے عمومی قاعدۂ مغفرت وتکفیرِ سیئات کے ساتھ مر بوط ہو کر ا ی جا
مع تحقیقی مفہوم اختیا رکر ی ہے۔

درود و سلام کے اخلاقی ات ں:

The moral effects of sending blessings and greetings (Salutations).

عندما میرسل ا لانسان الصلاة والسلام علَ النبي ﷺ تزداد روحانيته الى جانب حس ناته، ويتع يمق فِ قلبه حبُّ النبي ﷺ و اجلاله[22].

ج ا ن ن نبی ﷺ پر درو د وسلام بھیجتا ہے تو اس کی نیکیو ں کے ساتھ سا تھا س کی روحا ن می بھی ا ضا فہ ہو ی ہے، ا و ر اس کے ں

دل می نبیﷺ کی محبت او ر تعظیم م ذی گہر ی ہو جاتی ہے۔ں

تمعَدُّ الصلا مة والسلا مم علَ النبي ﷺ من دلائل تعظيم نبوته، وهي وس يلةٌ لتقوية الصلة بَلله تعالى. فمَن أكثرَ من الصلاة علَالنبي ﷺ وجد فِ قلبه صفاءً وزيَدةً فِ التقوى، لن فِ الصلاة عليه اقتداءً بأ خلاقه الكريمة واتباعاً لهديه الشيف.[23]

---

[22] ابن سعد . طبقات الکبَ ی ص .120

[23] البیہقی. دلائل النبوتہ ص .56

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل

نبیﷺ پر درو د وسلام آپ کی نبوت کی تعظیم کی علا ماور ا للهتعالیہ سےتعلق مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ جو شخص کثرت سے نبی ں

ﷺ پر درو دبھیجتا ہے وہ اپنے دل می صفائی او رتقو یہمی اضافہمحسو س کر ی ہے ،کیونکہ درو دمی نبی ﷺ کے اعلی ہاخلاق اور ں

طریقے کی پیرو ی ش مل ہوتی ہے۔ں

اهن الصلاةَ والسلامَ علَ النبي ﷺ تزيدان فِ روحانية الانسان، وتق يبربَنه الى الله تعالى.

فب ارسال الصلاة عليه تنزل علَ العبد رح مة الله وبركَته، ويظهر أثر ذلِ فِ تحسيَّ أخلاقه

وسلوكه.[24]

بے شک نبیﷺ پر درو دو سلا م بھیجنا ا ن کی روحا ن می اضافہ کر ی ہے اور اسے اللہ تعالی کے ق ی کر ی ہے ۔درود بھیجنے سے ں

بند ےپر اللہ کی رحمت اور ت کتیں یز لہو تیہیں اور اس کے اخلا قا و ررویو ں می بھی بہتر یآتی ہے -

اهن الصلاةَ علَ النبي ﷺ لا تمظهر يعظَمَةَ النبي ﷺ فحسب، بل تمسهم أيضًا فِ تهذيب أخلاق الانسان وتحسيَّ سلوكه. فب اكثار الصلاة عليه

---

[24] ابن قیم الجوزیہ . زادالمعاد ص .299

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

یزداد فِ قلب المؤمن حبُّ الله ورسوله، ویدفعه ذلِ الی التخلیق بَ لخلاق الحس نة والتعامل الحسن مع الناس.[25]

بے شکنبی ﷺ پر د رود بھیجنا صرف آ پ ﷺ کی عظمت کو ظا ہ نہینکر ی بلکه ا ن ن کے اخلاق کو سنوا رنے ا و ر ا س کے ر و یّ کو نبہتر بنانے می بھی مدد د یتا ہے۔ کثر ت سے د رود بھیجنے سے مو من کے دل می ا للہ ا و ر اس کے رسو ل کی محبت ت ھتی ہے ا و ر و ہ لوگو ں ں

کے ساتھ اچھے اخلاق اور بہتر تی ؤ اختیا ر کرنے لگتا ہے۔ں

د رود و سلام کے اخلاقی ا تا ت کا مطالعه سیر تِ نبو یﷺ سے عملی وا بستگی کے نتیجے می ق د ا و ر معا شر ے کی اخلا قی تشکیل ں

moral formation (کے) م یہ جی عملکو ظا ہ کر ی ہے۔ ج ا ی مسلما ن
د رود کو مستقلعملی عاد ت بنا ی ہے تو اس کے ی طن

می نبی اکرم ﷺ کے سا تھ تعظیم و محبت کا رشتہ مضبوط ہو ی ہے ۔یہی رشته ا خلاقی معیا ر کےتعین می ا سوۂ نبو یؐ کو مر ک ی حوا له بنا ند یتا ہے۔ اخلا قی نفسیا ت کے تنا ظر می دیکھا جا ئے توکسی مثالی شخصیت کے سا تھ وا بستگی ر و یّ ں کی تقلید اور اقدا ر کے استقرا ر کا س

[25] ابن قیم الجوزیه. . زادا لمعاد)ص . 9 9 2 (. .

Scholarly Pen

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
یں نپہل ں کےننم

بنتی ہے۔ چنانچہ د رود کی مداو م ق د می حلم، ادب، رواداری اور خیرخواہی جیسے او
صاف کی تشکیل می تدریجی کردار ادا کرتی ہے۔ ناس طرح د ر و د و سلام ای منظم اخلاقی
محرک بن کر ز ی ن ،

ن اور عمل ت ں سطحوں پر مسلم ق د کے
رو یّ ں کومہذب بنانے می ا تں

انداز ہو ی ہے۔ حضرت عامر بن ربیعہ ؓ ما تے ہیں:ںں

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

عَنْ عاَ يم یر ب ینْ رَیبِیعَةَ رَي ضيَ ا هملل َّ عَنْ مه قاَلَ: يسَ ْعْ مت رَمسولَ اه یلل َّ ﷺ وَ مهوَ

علَ َّ ال یمْنْ یبَ ی مقَو مل:مَا یمنْ عَبْدٍ یمصَ یبیلّ ع هلَ َّ اِ هلا صَلهتْ علَيْ َ يه

المَ ْلَائیكَ مة مَا صَ هلَع هلَ َّ، فلَ ْ مي یق هل العَ ْبْ مد یمنْ ذَیلَ ِ أَوْ یل میكْیثرْ .[26]

ت جمه : ں

جو شخص ج ی مجھ پر درود بھیجتا ر ہے گا قشتے اس و ق ی اس کے لیے
د عائے ر حمت کر تے ر ہیں گے ا ب ا ن ں کی مر ضی ہے ں

کہ و ہکم تعداد مید ر ود پڑ ھے ی کثر ت سے پڑھے۔ں ں

د ر و د کی مداو م کے ساتھ ق شتوں کی د عائے ر حمت کو مر بو ط کر کے ا ی اخلاقی
تغیب قائم کی گئی ہے جو ق د کے ر و یّ ں پر عملی ا ت ں

ڈا لتی ہے۔ اخلا قی نفسیا ت کے مطابق مثبت سماجی/ رو حانی ی ئید)ں positive
reinforcement) کسی عمل کو عادت می نڈھا لنے کا مؤ تذ ر یعہ ہو تی ہے ۔ یہا ں قشتو
ں کی د عا کی ن ر ت د ر و د کو مستقل عاد تبنا نے کی اخلا قی تحر ی ق ا ہمکر تی ہے
۔اس کے ں

[26] ا بنسید نبی .حل پی ہا ولیاء ص . 68 .

ا بنسید نبی .حل پی ہ ا ولیاء

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

نتیجے می ق د می خود نظم (self-regulation) ،زی ن کی کیز گی ا و ر
خیر کیِ ر غبت پید ا ہوتی ہے ، کیونکہ و ہ ا پنے عمل کوخیر کےں

ا ی و سیع اخلا قی نظام سے مر بوط محسوس کر ی ہے۔ م یذ ں یہ کہ "کم ی زی
د ہ" کی گنجا ئش ا خلاقی ذمہ دا ر ی کو جبر کے بجائے ا ختیا رکے ں

سا تھا لتزام می بد لد یتی ہے ، جو ی ئیدا ر اخلا قیعاد ا ت کیتشکیل کے لیے ا ہما صول ہے۔
حضر ت ا بو ہ ت ہ ؓ نے ق ما ی کہ ں ں

عَنْ أَبِيـ مهرَيرَْةَ رَ يضيَ ا هملَّ عَنْ مه قاَلَ:قاَلَ رَمسو مل ا ه يللَّ ﷺ:لَا تَْعَملوا بم
ميوت ملكَْْ قم مبورًا، وَلَا تَْعَ لمواق يبَْي يعيدًا، وَصَلوُّا عه لَّ، فإَ هن صَلَات
ملكَْْ تبَْلم مغينِ حَيْ مثمكنْ متْ.[27]

اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنا ؤمیرے گھر کو عید نہ بناؤ ا ور مجھ پر درو د بھیجاکرو
کیونکہ تم جہاں کہیں بھی ہو گےتمہارا درو د مجھ نی پہنچے گا۔ں ں

یہ حد ی گھریلو ا و رسماجی فضا کی اخلا قی تشکیل کی طر ف رہنمائی کر تی
ہے: گھروں کو ذکر وعباد ت سے آ ی د رکھنے کی ت غیب ر وحانی ں

حیا ت ا و راخلاقی ماحول کو ت قا ر رکھتی ہے ، جبکہ د ر ود کو ہ جگہ
قا بِ عمل ق ا ر د ینا قد می مسلسل اخلاقی شعو ر)moral ں

---

[27] ص49 .
ا بنسید نبی .حل پی ہ ا ولیاء ص

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیپھل

awareness) پیدا کری ہے۔ یہ شعو ر ق دکو و ق و مقام کی قید کے بغیر اد بِ نبو یؐ کے

سا تھ مر بو ط رکھ ہے جس کا نتیجہ گفتگو می نو قا ر ، رو یّ ں می تہذ ی ا ور تعلقا ت

می احترا م کی صور ت می ظا

ہ ہو ی ہے ۔ م ی ذ یہ کہ " قبر کو عید
نہ بنا ؤ " کی تنبیہاخلا قی ا عتدال ں

moderation) کی تشکیل کر تی ہے۔ یعنی عقید ت می ا قا ط
سے بچ کر س کی پیرو ی جو سما جی اخلاق
کے توازن کے لیے نضرور یہے ۔ں ں

عَنْ أَیبِ بمرْدَةَ بِي نْ ینیَارٍ رَيِ ضيَ ا هملِلّ عَنْ مه قاَلَ:قاَلَ رَمسوم ل ا ه يللّ ﷺ:مَنْ ص هل ع
هل ّ صَلَاةً وَا یحدَةً مم خْ یلصًا یمنْ قلْیب یه ص هل ا هملِلّ علَيْ یه یبِ ا عَشْ
صَلوَاتٍ، وَرَفعَ مه یبَ ا عَشَْ دَرَجَاتٍ، وَكَتَبَ ملَه یبَ ا عَشْ حَسنَاتٍ، وَمَحَا
عَنْ مه یبَ ا عَشَ سَیيئاَتٍ. [28]

ت جمہ : ں

میر یام کا جو شخص پو ر ے اخلا ص کے ساتھ مجھ پر ا یمرتبہ د ر ود بھیجے گا
اس کا عوض می ا للہ تعالی اس پر دس ر حمتیں یز ل کر ے ں

[28] 89 .
ا بنسید نبی .حل پی ہ اولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں می "فقہ اسنی[ل] نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

گااس کے دس د رجا ت بلند کر ے گااس دس نیکیا ں عطا کر ے گا ا و را س
کے د سگ معا ف کر ے گا ۔ں ں

یہ حد ی اخلا ص کو اخلاق تشکیل کی بنیاد بناتی ہے ۔عملِ د رود کی قد ر و ا
ت کا مدا ر ن پر رکھا گیا ہے، جو اخلاقی ت بیت می مر ک ینا صول ں

ہے۔ ا خ کے متعدد پہل) رحمت ،د رجا ت ، حسنا ت ، مغفر ت(اخلا قی نفسیا ت می
کثیر جہتی ت غیب پید ا کر تے ہیں۔ جس سے ق د کی ں

اخلاق وا بستگی مضبو ط ہو تی ہے ا و ر وہ خیر کے ا عمال کو محض وقتی نہیں بلکہی ئیدا
ر عا د ت کے طو ر پر ا ختیا ر کری ہے۔ اخلا ص کی شرط ز ی ننو عمل کے ی ہمی تضا دکو
کم کر تی ہے ، یو ں اخلاقی صدا ق)ں moral integrity) قو غ یتی ہے۔ د رو دکی مدا و
م ق د کے ی طن ں
می ن کی صفائی ، او ر ظا ہ میں حسنِ عمل د ونوں کو مضبوط کرتی
ہے۔ ں

درود و سلام کے علمی ات ات ں:

The Intellectual Effects of Greetings and Salutations

د رو د و سلام کے علمی ا تا ت کا مطالعہ محض فضائل کے بیا ن ی محدود
نہیں ، بلکہ یہ اسلا می علمی روا ی می منہجِ ا ستد لال ، ت تیبِ

ا بنسید نبی .حل پی ہ اولیاء ص

جلاء الا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
یں نیہل ں کےننم

عباد ت ، آدابِ دعا ا و ر فقہی ا صو ل ساز ی کے فہم می بنیاد ی کرد ا ر اد ا کر ی ہے۔ محد ثین ا و رفقہاء نے د ر و د کو دعا ، عباد ت ا و ر رسو لِناکرم ﷺ کے ساتھ علمی و عملی نسبت کے ی ب می ا ی ا صولی قد ر کے طو ر پر متعین کیا ہے۔ ا س سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ں

د رو د و سلا مصرف روحا نی وابستگی نہیں بلکہ ا ی منظمعلمی طر یقِکا ر ہے جو نصو ص کےفہم ،عباد ا ت کی ت تیب اور آد ا بِ شرعیہ کے ں

استنبا طمی ر ہنما ئی ق ا ہم کر ی ہے۔ یو ں د رو د و سلام علمی روا ی می م یہ ج ی تسلسل ، نصو ص کےی ہمیر بطاو را صو لی قیاس کی تشکیل

می ا ی مر بو ط کرندا ر ادا کر ی ہے۔ں ں

الصلا مة علَ الن يي ﷺ فِ الدعا يء بمنز يلة الفاتح ية فِ الصلاة. ں 29 ں

"دعا می درود شر یف کی وہی حیثیت ہے جو حیثیت نمز می سور ہ فاتحہ کوحا صل ہے "ں

---

[29] ا بنسید نبی .حل پی ہ اولیاء ص. 44

ا بنسید نبی .حل پی ہ اولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ن ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ن ینں نپہل

جس طر ح سور ۂفاتحہ نمز کی صحت و تکمیل می بنیا د ی رکن کی علام سمجھی جا تی ہے ، ا سی طرح د رود کو دعا کی قبولیت کے آد ا ب می ں

ا ی ا صولی مقد مہ ق ا ر د ی گیا ہے۔ علمی زاو یے سے یہ تشبیہ عبادا ت کیسا ج)structure(کو وا ضح کرتی ہے۔ یعنی عبادت کے نبعض ا خا ء محض تکمیلی نہیں بلکہ ا صولی کردا ر رکھتے ہیں۔ اس سے فقہیفکر می ت تیبِ عباد ت (order of acts)کا اصول مستحکم نہو ی ہے اور یہ ی ت سا منے آتی ہے کہ د عا کی علمی تشکیل می د ر ود کو مقدم رکھنا ا ی م ی ہ جی ت جیح ہے، جس پر ائمہ نے عملی تعامل قا ئمنکیا۔ در ود کو دعا کی کنجی اور وضو کی مثال سے تشبیہ د ے کر عباد تک شر عی آد ا ب کو ا صولی قا ل می پیش کیا گیا ہے۔ علمی طو ر پر یہ ں

تشبیہ دو سطحوں پر ا ہم ہے۔عبادت کی صحت اور قبولیت کے لیے تمہید ی اعمال کی حیثیت واضح ہو تی ہے۔ فقہی استدلال می قیا سِ

توضیحی) illustrative analogy) کا استعمال نظرآ ی ہے ، جس سے عا م فہم اور علمی ر بطبیک و ق پیدا ہوی ہے ۔ یو ں د ر ود و نسلا م کو دعا کے منہج می ا ی لاز م اد بیمقد مہ ق ا ر د ینا ، علمی روا ی می عباد تک ت تیب و آدا ب کے ا صو ل کو مضبوط کر ی ہے۔

ا بونشیخ ، کتا ب: الصلاۃ علی ا لنبی ﷺ ،حضر تا بو ہ ت ہ ؓ نکہتے ہیں:ں ں

ا بنسید نبی .حل یی ہ ا ولیاء ص

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

صَلوُّا ع ھلَ ّ فاِ َ ھن صَلَات ملكْ ُ ع ھلَ ّ زَكَ ةٌ ل ملكْ ُ ں 30 ں

مجھ پر د رود بھیجو کیو نکه مجھ پر د رو د بھیجنا تمہا ر ے لیے زکوۃ طہا ر ت نفس کا ی
ع ہوگا۔ں

ا س ر وا ی می د رود کو ت کیۂنفس سے جوڑا
گیا ہے ، جو اسلامی عل

وم می اخلاقی و علمی تطہیر کا جا مع عنو ا ن

ہے۔ علمی نقطۂ نظر سے ت کیہں محض اخلاقی ا صلاح نہیں بلکه علمی ا ہلیت کی بنیا د بھی

ہے ، کیونکه اسلا می روا ی می علمکی صحت ن ا و ر ی طن کی ی کیزگی سے مر بو ط

نسمجھی ں جا تیہے۔ اس طرح د ر و د و سلام کو علمی ا تکے طو ر پر د یکھا جا ئے تو یہطا

لِ علم ا و ر محقق کے لیے ی طنی تطہیر کا ذ ریعه ب ہے ، جو ں

فہمِ نصوص می تعصب ، بے ا عتدا لی ا و ر سطحیتسے بچنے میمعا و ن ہو ی ہے۔ یو ں د

ر ود علمی عمل کی ا خلاقی تطہیر کا ا ی ذ ر یعه ق ا ر ی ینہے۔قو لِ اسما عیلبن ا سحا ق)

حضر ت ا بن عباسؓ کے حو الے سے(ں ں

لا یس تحقُّ أحدٌ أن یمص ھلَ علیه بَلصلاۃ المعھودۃ الا النبيُّ محمد ﷺ، و أما سائ مر المسلمیَّ من الرجال والنساء ف میدعی لھم بَلمغف رۃ

30 ا بنسید نبی .حل پی ہ ا ولیاء ص 425 .

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقہ ا لسنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نپہل

والاس تغفار. ں 36 ں

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اورکوئی اس لائق نہیں کہ ا س پر درود بھیجا جائے
مسلمان مرد خواتین کے لیے صرف دعائے نا ستغفار کی جائے۔"ں

علمی لحاظ سے یہا ں عبادتی ا ذکا ر کے   مصا رف کی
تحد ذی (specification of application) سا منے آتی ہے۔ د ر ود بطو ر یِ

خا

ص
ر
س
و
لِ
اک
رم
ﷺ
کے
لیے
م
خ
ت
ص
ہے

ا بنسید نبی .حل پی   ہ ا ولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
ینں نپہل ں کےننم

، ج ب کہ د ی گر ا ہلِ ایم ا ن کے لیے د عا ئے ا س ت غ فار م

ScholarlyPen

ا بنسید نبی .حل پی ہ ا ولیاء ص

جلاءالافہا م ں می "فقہ ا ل سنی نر نۃ "
کےننم ں ینںنپہل

ش
رو
ع
ہے
۔
ا
س
ت
فر
یق
سے
ع
لم
ی
رو
ا
ی
ں

می اصطلاحا ت کی صحت او رشر عی اطلا ق کی تحد ذی کا اصول مستحکم ہو
ی ہے ۔ یہا م ز نصوص کے فہم می خلطِ مبحث سے بچا ی ہے اور ں

عبادا ت کی تعبیر میدقِ علمی پیدا کری ہے ۔ں ں

ا بنسید نبی .حل پی ہ اولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءالافہام   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نیپہل

درود کو دعا کے مقد مے کےطور پرر کھناعبادات کی ساج کو علمی بنیاد ق
ا ہم کر ی ہے۔ وضو، نم ز اور درود ،دعا کی مما ثلت عبادتی ں

اصولو ں

کو
سمجھنے
می
قیا
سی
و ضا
ج
مہیا
کر
تی ہے۔د
رود
ی
طنی
طہا ر
ت
کے
ذ ر یعے
علم
کے
فہم
می
اعتد
ال
او
ر دی
ی
پیدا
کریں

ابنسید نبی ۔حل پی ہ اولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ہے۔درود کی تخصیصِ نبو یناو ر د یگر کے لیے ا ستغفا ر کی مشرو عیتعلمی ضبط ود ق کومضبو ط کرتی ہے۔ مختلف رو ا ی ت کو جو ڑ کر ا ینمر بوط علمی منہج قا ئمہو ی ہے ، جودر و د وسلام کومحض ف ضی ل تنہیں بلکہ ا صو لیقد ر کے طو ر پرمتعا ر فکر ا ی ہے ں۔ ں

4 36

ا بنسید نبی .حل پی ہ ا ولیاء ص

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

خلاصہِ بحثں(key notes) ں: ں

د رو دو سلام محض ا ی مستحب ا ذ کا ر ی و خذانی وابستگی نہیں بلکه ا سلامی شر یعت می ا ی منضبط ، دلیل پر قا ئم ا و ر ہمه جہت عباد ت ہے ں، جس کے شرعی ، اخلاقی ا ور علمی ا تا ت ی ہم پیو س ہیں۔ شر عی سطح پر د رود و سلا م کا تعلق نصو صِ ق آ ن و حد ی سے ی ی ہے ، جس ں

می نمز، د عا ا ورں ذکر کے ی قاعد ہ مقامات متعین کیے گئےہیں ۔ فقہی منہج کے مطابق د ر ود کا نمز می تشہد کے بعد مشرو ع ہو ی د عا کے ں

یاس امر کو و اضح کرتی ہے کہ د رو د
شریعت کے نظمِ عباد ی کا ا ی ں

آغا ز و ا ختتام می اس کی یکید، ا و رذکرِ نبو ی کے و ق د رود
کی ہدا

مؤکد خ و ہے ، جو عباد ت کی ںصحتِ کا مله او ر قبو لیت کے ا سبا ب می د
ا خل ہے۔اخلا قی ا عتبا ر سے د رو د و سلام کی مدا و م ق د کے ی طن ں

می محبتِر سو ل ﷺ ، تعظیمِ س او ر ا لتزامِ شرعی کو راسخ کرتی ہے ، جوعملی ز ندگی می حلم ،اد ب، اعتد ال او ر خیرخوا ہی جیسے او صا فں

کی تشکیل کا س بنتی ہے۔ علمی ز اویے سے د رو دو سلا منصوص کے فہم ، عبادا ت کی ت

تیب ،آدا بِ دعا ا و ر فقہی ا صول ساز ی می ا ینم ی ہ ج یقد ر کی حیثیت ر کھ ہے۔ دعا

مید رود کو مقدم رکھنے کی علمی تعبیر ، د رود کی تخصیصِ نبو یا و رد یگر کے لیے ا ستغفار کی

Scholarlypen

جلاء الا فہا م ن مى "فقه ا لسنى نر نة "
کےننم ن ینں نپہل

مشر وعیت، ناو ر ت کیۂ نفس کے ساتھ اس کی نسبت علمید ی ی ،فکر ی تواز ن او

رنصو ص کے منضبط فہم کوتقو ی د یتی ہے۔ن

ن

علمی نکات(subjective notes):ن ن
ن

• د رو د و سلام محض ف ضی ل ت ی نفلیذ کر نہیں بلکه
شریعت کے منہجِ عباد ت می ا ی ا صو لیقد ر ہے۔ نم
ز می تشہد کے بعد د رود کی ن

تعیین او ر د عا کے آغا ز و ا ختتام میں د رو د کی تقد یم اس ی ت کی د لیل ہے
کهعبادا ت کی سا ج تو قیفی ہے او ر ان کے ا خ ا ء محض ن

ذو قیا ضافه نہیں بلکهش رع کی مقر رکرد ہ ہیئتکے مطابق ہو تے ہیں ۔

• نصوصِ حد ی می ا ی د رو د پر متعدد رحمتو
ن ، د ر جا ت کی بلند ی ا و ر مغفرت کی
ا کے سببیت می تشریعت ر ن
صول کو واضح ن

کر تیہے ۔ یعنی ش ر عۓ د رو دکو رحمت اِ لٰہ ی کے ت ول ا و ر ق بِ
نبو ی کےحصول کا ا ی مشروع س قا ردی ہے۔ن ن

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل

- تشہد کے بعد مخصوص صیغۂ درود)درودِ ا ت اہیمی(
کی تعیین عبادات می لفظی تعیین کے اصول کو تقو
ی دیتی ہے۔ یہ نکت فقہیں

اصولساز یمی یہ معیار قائم کر ی ہےکہ عبادت کے الفاظ اور مقاما تمی تبدیلی ی
اختراع علمی طور پر محلِّ نظر ہوتی ہے۔ں ں

- درو د کو ت کیۂ نفس سے جو ڑنے سے
یہ اصو ل سامنے آ ی ہے کہ علمی د ی
ی اور نصوص کا در س فہم محض ذہنی مہار
ت کا نتیجہ ں

نہیں بلکہی طنیتطہیر سے مربوط ہے۔ اسلا میعلمی روا ی می ی طن کی اصلاح فہمِ

نصوص می اعتدال کا ا یم یہ جی ربط قائم ہے۔ ں ں• نبی کریم ﷺ کے لیے درود کی

تخصیص اور دیگراہلِ ایمان کے لیے استغفار کی مشرو عیتعبادتی اذکار کے مصارف کی تحد

ی دکو نواضح کرتی ہے۔ اس سے علمی روا

ی می اصطلاحی د ق ، نصوص کے محلِّ استعمال کی
تحد یدا ورخلطِ مبحث سے بچاؤ کا اصول مستحکم ں

ہوی ہے۔ ں ں

Scholarly Pen

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

معر objective notes ں(: ں
وضی نکات

•
د رود کو نمز اور دعا می مستقل مقا م دینا عام مسلمان کی د ینی زند گی می نظم، تسلسل ا و ر شعور ی عبادت پیدا کری ہے۔ اس کی ں

معروضی تطبیق یہ ہے کہ ق د عبادات کو وقتی ذخ ی ت کے بجائے ا ی منظم شرعی نظام کے تحت انجام د یتا ہے ،جس سے د یندار ی ں

می سنجیدگی اور استقام پیداہو تی ہے۔

• کثرتِ د رود ق د کے ی طن می محبتِ رسول ﷺ کو تقو ی د یتیہے ، جس کا عملی نتیجہ گفتگو می نرمی ، اختلاف می اعتدال اورنمعاملات مید ی یکی صورت میظا ہہو یہے ۔ گھریلو سطح پر ذکر و درود کی فضا بچو ں کی اخلاقی تشکیل می مثبت کردا ر ادا کرتی نہے، جس سے سما جی ماحول نمی تہذ یاور احترا م قو غ ی ی ہے۔ں
ں

• درود کو ک ف آ ر ہ اور ا سبا بِ مغفرت سمجھنے سے ق د می اخلاقی احتساب پیدا ہو ی ہے۔
عملی سطح پر یہ شعور ب ہے کہ لغز ش کے بعدں

جلاءا لا فہا م   ں   ی "فقه ا لسنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نپہل

ما یو سیکے بجائے د رود ، توبه او را ستغفار کے ذ ریعے ا صلاحِ نفس کا د روازہ کھلا ہے ۔

اس سے ق د کی نفسیا ت می ا مید ، رجو ع ا لی ا اللہ ناور عملی ا صلا ح کی عادت را سخ

ہوتی ہے۔ ں

- د   رود کی مداوم   علمی ماحول   می   تعصب ،   ش   ت
پسند ی او ر   ذخ ی   تی   ردِ   عمل کو کم کر
تی ہے ۔ عا م قا ر ی او ر طا لِ علم کے
لیے اس ں

کی تطبیق یه ہے کہ دینی مطا لعه ا و ر مباحثے سے پہلے د رود پڑھنے کیعاد ت فکر ی اعتد

ال، تحمل ا و ر نصو ص کے منصفانه فہم کو ق وغ ندیتی ہے۔ں ں

- ا جتماعا ت ، جمعه او ر دینی محا فل می د رود کی ا جتماعی اد ائیگی ا
م می مشترک رو حانی شنا ج پید ا کرتی ہے ۔اس کی عملی
تطبیقیه ہے ں

که ق قهو ا رانه تنا ؤ ا و رسماجی تقسیم کےماحو ل میدرود ا ی نرم مگر مضبوط
مشتر ک قدر بن کر ی ہمی احترام ،اتحادِ مقصد او ر دعوتی ں

ہمآہنگی کوق و غ د یتا ہے   ۔ں   ں

ں

Scholarly Pen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

فصل سوم ں:

خصائصِ نبونی ﷺ اور مقامِ رسال کے فقہی و کلامی مباںج

"Prophetic Characteristics and the Theological and Juridical Discussions on the Status of Prophethood"

جلا ءالافہام کےتناظر می فقہُ السی رۃ کےنمی ں پہل ؤں کا مطالعہ دراصل نصوصِ

نبوی ں ﷺ نکے فہم ، تطبیق اور استنباط کے اُن م یہ جی ناصولوں کی توضیح ہے جن کی

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نیہل

بنیاد پر خصائصِ نبو ی ﷺں ا و ر مقامِ ر سا ل   کے فقہی و کلامی مبا ج تشکیلی تے ہیں۔
فصلِ سوم اس ا مر ں

کو موضوعِ تحقیق بنا تی ہے کہ نبی ا کر م ﷺ کی ذا تِ اقدس کے ساتھ مخصو ص ا حکام کی شر عی حیثیت کیا ہے ، ا ن کی د لا ل عام نمکل فی   ن ی کس   حد ی منتقل ہو تی ہے ، او ر کنا صو لی ق ا ئن کی بنا پر ا ن خصا ئص کو ا م کے عمو می ا حکا مسے ممتاز کیا جا ی ہے۔ ا س نضمن می ا مام ابنِ قیم ؒ کی جلاء ا لا فہام می اختیا ر کر د ہ ا ستقرا ئی و تحلیلی جہت نہ صرف نصوص کے ظا ہ ی مفہو م سے آ گے   ت ھ کر نمقاصد یں فہم کو نم ی ں کرتی ہے بلکہ تعا رضِ ظا ہ ی کی صور ت می تجیح کے ضو ابط بھی ق ا ہم کر تی ہے۔

مقامِ ر سا ل   کے کلامی نمبا ج ،جیسے عصمتِ ا   ب ء ،حجیتِ   س، ا و ر تشر ی ع ی

منصبِ نبو ت کی نو عیت ، فقہی نتا ئج پر   تا ہِ ر ا س ا ت ا نداز ہو تے ہیں ؛ چنانچہ یہ ں فصلاس ی ہمیر بط کو منہجِ ں تحقیق کی روشنی می و اضح کرتی ہے۔ تحقیق کا زا ویہ ا سی تپر مر تکز ر ہے گا کہ خصائصِ نبو یں ﷺ کینتحد یذ می ا صولِفقہ کے قواعد، د ر ایتی معیا ر ا و ر سیر ت کےسیاق و سبا ق کس طرح ہمآہنگ ہو کر ا ی متواز ن فہم پیدا کر تے ہیں، ا و ر ں

کس طرح یہ تواز ن معاصر تطبیقا ت می اعتدال او ر احتیا   طکی را ہ ہموا ر کر ی ہے۔ں

خصائصِ نبو ی کے فقہی و کلامی   مباج :

"Philosophical and Theological Discussions on the Prophetic

جلاءالافہا م ں می "فقه السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں Attributes"

خصائص نِبو ی کےفقہی و کلامی مبا ج کا مطالعه فضائلِ شخصیہکے بیا ن ی
محدود نہیں بلکہیه نبو ت کےتشری عی منصب ، ہدا ی کے ں

ScholarlyPen

جلاء الافہا م   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نپہل

آفاقی   دا   ت ے ا و را   م   کےلیے ا   صو لی
رہنمائی کی تعیین کا م ی ہ ج

یتقاضا   ہے   ۔ فقہیز او یےسے یہسوال
بنیاد   ی حیثیت رکھ   ہے کہ ر سولِ ں

اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص   احکام ا ور او صاف کیتحد ذی کن قا ئنِشر عیہ سے
متعین ہوتی ہے ا و ر کنا صولی ضوا بط کے تحتا ن کی ں

د لا ل عام مک ل فی   ن
یمنتقل ی
محد و د ر ہتی ہے۔ کلامی سطح پر مقا مِر سا ل ، رحمتِ عامہ، ا
و   ر اخلا قی عصمتجیسے مبا ج خصا ئصِنبو نی

کے فہمکو نظر ی عمق عطا کر تے ہیں ، جس سے تشریع کے مقا صد یپہل نمی ں ہو تے ہیں

۔ نصو صِقطعیہ ، سِ ی بتہ او ر سیر تِ طیبہ کا نی ہمیربط اس ا مر کی و ضا ج کر ی ہے

کہ خصائصِ نبو ی نہ تو محض ا نفراد ی فضیلتیں ہیں او ر نہ ہی ا م   کےلیے غیر متعلقہ ا

م ز ا ت ،

ی کے منہج می ا صو لی کردا ر ادا کر تے ہیں۔   ا   سی تناظر می د را یتیمعیا ر ، ا
صولِ فقہ   کے قواعد ا و ر کلامی مباج کی   ہم آ ہنگی ں
بلکہ یہ ہدا

ابن قیم   الجو زیہ .

جلاءالافہا م ں ی "فقه السنی نر نة "
ینں نپہل ں کےننم

ا یمتوازن فہم پیدا کر تی ہے، جوا قاط و تفر یطسے بچا تے ہو ئے ا
ستنباطِ حکم کے لیے معتبرعلمی بنیا د قا ہمکرتی ہے اور معا صر تطبیقا ت ں

یاحتیا ط واعتدا ل کی را ہ ہموار کر تی ہے۔نبو یتشر یع کی جا معیت کا تعین
فقہیاصولوں ی حجیتِ س کی بنیا د قا ہم کر ی ہے۔ ا سی ں

تناظر ی ہد ا ی وضلا ل کےاسبا ب کیتحدید، منصبِ رسا ل کی تشری ع
م بق
یحیثیت کو حکرتی ہے۔ں ں

مَا ترَكْتُ مت شَيْئاً يمق يبيرَم ملكُ اِلَى الجَنه ية اِ هلا وَقدْ أَمَرْمت ملكُ يب يه، وَلَا شَيْئاً
يمقَ ييبمر ملكُ اِلَى النها ير اِ هلا وَقدْ نَيْمت ملكُ عَنْ مه [31] ں

ت جمہ:ں ں

ی نے کوئی ا یسا علم نہیں چھوڑا جو تمہیں ج کے ق ی کری ہے مگر ی نے اس کا تمہیں
حکم د ی او ر نہ کسی ا یسے علم کو چھوڑا جو تمہینں جہنمکے ق ی کری ہے مگر ی نے
تمہیں اس سے روکا ہے۔ں ں

---

[31] جلاء الافہا م ص .60

ابن قیم الجوزیہ .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ا س حد ی سے فقہی طو ر پر س کی تشر عی ی جامعیت ی ی ہوتی ہے ، کیونکہ ہدا ی
کے تما م بنیاد ی اسبا ب کو امر و نہی کے قا ل می ں منتقل کیا گیاہے ۔ ا صولِ فقہ کی رو سے
یہ بیان حجیتِ س کے لیے ی ص ی ق ینہ قا ہم کر ی ہے ا و ر استنباط می فعلِنبو ی او
ر قو لِ نبو ینکی ند لا ل کو مضبو طبنا ی ہے۔ کلا می سطح پر یہ نص منصبِ ر سا ل کی ہد
ایتی کفا ی کو ظا ہ کرتی ہے ، جس سے یہ ا صول مستفاد ہو ی ہے کہ ں
نبو یر ہنما ئیا نی فلاح کے لیے کا فی ا و ر مکمل معیا ر ر کھتی
ہے۔ خصا ئصِنبو یکے ی ب می اس حد ی کی ا فاد
ی یہ ہے کہ نبی ﷺ ں

کی مخصوص ہدا ی ت کو تشر یع کے ں منہج سے مر بو ط
کر کے دیکھا جا ئے ، ی کہ ذاتی ا م ز او ر
ام کے لیے عام رہنما ئی کے ما بین حدِ فاصل نعلمی ق ائن
سے متعین ر ہے ۔ق آ ن مجی می نبو تکے مقصدکی تعیین کلا میمبا ج کی بنیاد ق ا ہم کر تی
ہے۔ ر حمتِ عا مہ کا ق آ نی بیا ن تشر یع کے مقا صد ی رخ کو نمی ں کر ی ہے۔ وَ مَ أَرْسَ ل
یَ ْ ا کَ إِلَّ َ رَح مْ ةًَ ل لّعِ ْ اَ لمِ َی

نَ) ا لأ ب ء :ں 1 0 7(اور ہم نے
آپ کو تمام جہانوں کےں لیے ں

ر حمت بنا کر بھیجا۔ یہ آ

ابن قیم الجو زیہ .

جلاءالافہا م ں ی "فقه السنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

ی کلامی طو ر پرنبو ت کی آفاقیت ا و ر ر حمتِ عا مه کوا صولی
حیثیت د یتی ہے ، جس سے یه نتیجہا خ ذہو ی ہے که

خصائصِ نبو ی کادا ته ا ن ن کی عمو می خیر خوا ہی سے منقطع نہیں ہو سکتا ۔
فقہی ا عتبا ر سے ر حمت کا مفہو م تشر یع کے مقا صدحفظِ د ین ،

نفس، ں عقل کے ساتھ مر بو ط ہو جا یہے ،جس سے ا حکام کے نفا ذ می توازن ا و ر سہول
کا پہل نمی ں ہو ی ہے ۔ سیر تِ نبو ی کے معتبر نآ ی ر اخلا قی کمال کے عملیشوا ہد ق ا
ہمکر تے ہیں۔ اخلا قی خصا ئص کی روا

ی تشر عی ی نمونه گر یکو و اضح کرتی
ہے۔ں ں

كَ َنَ رَمسو مل ا ه يللَّ ﷺ أَجْوَدَ النها يس صَدْرًا، وَأَصْدَقهَمهمْ لهَجَ ْةً، وَأَلْيَ ْنَهمهمْ عَ يريكَةً،
وَأَكْرَمَهمهمْ يعشَ ْ ْةً ... مَنْ رَأَآمه ب يدَيهَةً هَاب مهَ، وَمَنْ خَالطَ َ مه مَعْ يرفةَ َ أَحَبه مه
38

ت جمه : ں

رسو ل اکرم صلی ا للّٰہ علیه وسلم سینه مبا رک کے ا عتبا ر سے س سے ز ی د ہ
سخی لہجے ا و ر گفتگو کے حو الے سے س سے ز ی د ہ سچے طبیعت ں

می س سےز ی د ہ نر م ی ہمی تعلقا ت می س سےز ی د ہ کر یم تھےجو آ پ کو ا
چا ی دیکھتا تو آ پ سے خوفزد ہ ہو جا ی ا و ر جو آپ سے ں

ابن قیم الجو زیه .

Scholarly Pen

جلاءالا فہا   م   ں   می "فقه ا لسنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نیہل

کھل مل جا ی آپ کو پہچا نلیتا و ہ ا پ سے محبت کر ی ا پ کا و ص بیان کرنے والے نے کہا

می نے آپ سے پہلے آپ کے بعد کسی کو آپ کی مثل نہیں دیکھا۔ں ں

یہا ت اخلا قی خصا   ئصِ نبو ی کیعملی   تجسیم پیش کر   ی ہے ، جو
کلامی طو ر پر اخلاقی عصمت ا و رنبو ت کے کما لِ خلقکی   د لیل   ب ہے ۔
فقہیں

تنا ظر می یہ ا و صا ف اسوۂ حسنه   کی   حجیت   کو
تقو

ی د یتے ہیں ، کیو نکه تشر یع صرف ا حکام کے بیا ن ی محدود

نہیں بلکه اخلا قی نمونہ گری کے ذ ر یعے سما جی اطلا قکو ممکن بنا تی ہے ۔ خصا ئصِ نبو ی

یہا ں محضشخصی فضا ئل نہیں ر ہتے بلکه معا شر تی نظم کے لیے قا ب اِ قتدا ناصول بن

جاتے ہیں ۔ اس   فہمکے ساتھ استنبا ط می اخلا قی مقا صدا ور   عملیا ت   یذ ت ی کو

ملحوظ رکھا جا ی ہے ، جو قا نو   ن کوا ن ن د وستی ں

کے ساتھ ہم آہنگ

کر   ی   ہے۔ں   ں[38]

ابن قیم   الجو زیه .

جلاءالا فہا م   ں   ی "فقہ ا لسنی   نر   نۃ "
یں نپہل   ں   ےکننم

جلاءالافہام . ص63 حَ ھدثنَاَ

ممحَ ھم مدبْ من الم

مْث ھنَّ َ، قَاَلَ حَ

ھدثنَاَ عَبْ مد الوَ ْ

ھما یب، قَاَلَ حَ

ھدثنَ َا أَیوٌ مب، عَنْ

ابن قیم   الجو زیہ .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

أَيبِ يقلاَبَةَ، قَاَلَ حَ

هدثنَاَ مَايلٌِ: أَتيَنْاَ اِلَى

النهي يي ﷺ وَنَْ

من شَببَةٌ ممتَقاَ

يربمونَ،فأَقَمْنَاَ

يعنْدَم ه يع يشْينَ

ابن قیم الجو زیہ .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ن می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ن ینں نپہل

یوْ َمًا وَ لَيْ َلَةً،

وَكَ َنَ رَمسو مل ا ھ

یللَّ ﷺ رَ يحيماً

رَيفيقًا، فلَ همَا ظَ هن

أَ هنَ ق يدَ اشْ تَقْناَ

ابن قیم الجو زیہ .

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل

أَهْلنَاَ سَألَنَاَ هعَ◌ُنْ ترَ◌َ

كْنَا بعَ◌ْدَنَ◌َ

فأَخْ◌َبْ◌َ◌َنَ◌َ مه،

فقَاَلَ: ارْ يج معوااِلَى

أَهْي لِي ملكْ◌ُ

فأَيَقيمموا يفبيه مْ

ابن قیم الجو زیہ .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں می "فقه السنی نر نة "
ےکننم ں ینں نپہل

وَعلَي ممو مهْ ُ وَمم

مرو مهْ ُ وَذَكَرَ أَشْ يَ

اءَ أَحْفَ مظهاَ أَوْ لَا

أَحْفَ مظهاَ وَصَلوُّا

كَ َمَ رَأَى متْ ممويني

أُصَ ييلّ، فِإَذَا حَضَرَ

ابن قيم الجو زيه .

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م   ں   ی "فقہ ا لسنی   نر   نۃ "
ینں نیہل   ں   کےننم

یت ال ھصلاَ مۃ فلَ ْ

میؤَ ینذْ ل مکُ َ أَحَ

مدمکُ وَلیِ ْ مؤھم

ملکُ أَکْ مبَ َمکْ ُ

32

[32] جلاءالافہام ۔ ص143

ابن قیم   الجو زیہ ۔

ScholarlyPen

جلاءالافہام میں "فقہ السنی" نرنۃ "
کےننم ں ینں نپہل

)مالکبن الحوت ث روا ی کرتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے یس آ ئےاور
ہم جوان اور ق ی العمرتھے ،تو ہمنے آپ کےہاں بیسدن ں
رات ٹھہرے۔ رسولِ اللہ ﷺ بہت رحم دل اور نرم خوتھے۔ ج آپ نے
محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کے ی رےمی مشتا ق

ہوگئے ہیں تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم نے کن لوگوں کو اپنے گھر می چھوڑا ہے۔ ہم نے ا

نہیں بتا ی تو آپ نے ق ما ی :"اپنے گھر والوں کے یس واپس لوٹو، ان کے درمیان قیا

م اختیار کرو، انہینتعلیم دو اور انہیں احکام بتلاؤ) اور آپ نے کچھ چیزیں ی دکرا

ئیں جنہیں نمی نٹھیک ی درکھ ہوں ی نہیں(اور ایسے نمزپڑھو جیسا کہ تم نے مجھے

نمزپڑھتے دیکھا ہے۔ اور

ج نمزکا وق پہنچے تو تم می

سے ای ناذان دے اور تم می سے

ت ا آدمی تمہاری امام کرے۔" ں

یہ روا ی اصولِ پیرویِ عملی)اتباعِ فعلِ نبی ﷺ(کے لیے ا ی بنیادی مادہ
ق اہم کرتی ہے کیونکہ گفتِ رسول ﷺ)ص لوّا کما ں

رأ ي
نأ ص ل

ابن قیم الجوزیہ .

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل

ی (ا ی عمومی اور واضح حکم نم بیا ن ہے جوعباد ات کے طریقہ کار می
رسولِ اکر م ﷺ کی عملی نمونہ گر ی کو بنیاد بنا ی

ہے ۔اس عامیت کے ی وجود فقہی اختلاف کے مرکو زنقطے یہ ہے کہ کون سی مشاہد ہ
ش ہ حرکا ت کو فوراًواج ق ار دی جائے اور کن کو ن س ی استحبا ب سمجھا جائے۔
یعنیعموم کلامی حکم) اتباع (اور ا

خ اءِ شرعی حیثیت کے درمیان تمیز دکار

ہے۔ ای جا ی بعض نمصلحین اور م ۃمتکلمین اور نی ابنِ پ یں می ۃوابنِ قیم کے

بعض بیا ی ت یہ را ے دیتے ہیں کہ اگرفعلِ نبی ﷺانجام دینا درحقیقت اللہ نکے حکمکی
عملیتصو تہو تو وہ ہوا ج شمار ہو ی ہے۔اس استدلال کی کلید یہی ہے کہ عملِ نبی
ﷺ بعض اوقات خود اِخ اء حکم کا مظہر ن

ہے ، نہ کہ محض اخلاقی نمونہ۔ دوسر ی جا ی روایتی ںفقہی مذا ہ
نے اس روا

ی کو اس حد ی عمو

میت می لیا کہ عملِ نبو ی کو بطور نقاعد ہ اتباعی
تسلیم کیا جا ی ہے۔ مگر

ہ خاص مشاہد ے کے لاز می ہونے کےدعو ے کےلیے م ذ ی
نصوص ، عملِ صحابہ ی قیا سِشرعی کو ں

شرطِ استقرار قار دی جا ی ہے ۔مثالاً ،قولِ)إذا حضرت الصلاة ف ل ب و ذ ن
لکم أحدکم و ل ملك م أکبرکم(پر اتفاقِ ظا ہ ی ہے کہ اذان واما م کا

ابن قیم الجوزیہ .

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا ل سنی نر نة "
کےننم ں ین نپہل
ں
ی نے بتلا ی مگر اطلا ق کو لے کر حکمی د ر جه کے ا ختلا

ف می شفعیه، حنبلیه ، حنفیه اورمالکیه نےمتنوع ی ق ی ی ن پیش کیا ۔ شفعیه ا و ر

بعض حنبلیه نے سِ عملِ نبوی کو ز ی د ہ مقید او ر بعض موا رد می ج تِ ر ہنما تصو

ر کیا ، جبکہحنفی و ما لکی ر وا ی پسندحلقے بعض انفراد ی مشا ہد ات می نرم رو یّ ا

ختیا ر کر تے او ر عملِ صحا بهو ا جماع کو م ی ذ ق ینه سمجھتے۔ ه ذل اناس ں

ا جتماعی طریقه) گرو ہی قیا می(ر سولِ عملی
ہدا

حد
ی کا فقہیِاستعمال د راصل دو مر حلوں پر مشتمل ہے۔ ا ول:کلی اصولِ اتبا عِ
سُّنَّةُ کے نفا ذ کےطو ر پر ، جو تمام مکا ی قبول کر تے ں

ہیں۔د وم:خا ص مفصل قواعد کے استنباط کے لیے م ید ثبو ت
کی ضر ور ت ، جس می اختلا فِ مذا
ہ نمو دا رہوی ہے۔
کلامی لحاظ سےیه ں

روا ی مقامِ ر سا ل کے تشر ی عی ا ت کو تقو
ی دیتی ہے۔ یعنینبو ت صرف تعلیمِ اخلاق نہیں بلکه عبادا
ت کی تشر یح و تعیین کا بھی ں

Scholarlypen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں

ذ ر یعہ ہے۔ پس ج اخلاق او ر
تشر ی ع

که) صل وّ ا کما رأ ی دو نو ں د لائل یکجا ہوں تو فعلِ نبو ی
کوشر عی حیثیت می مضبوط ص ،دمقام یگر حانصو صل صہو وی عملِ ہےا۔
صحاخلاب ا صہو ر یہنں

ي ن أ ص ل ى(ا ی اصولی حکم ہےمگر اس کے عملی تطبیق می
مکا يِ فقه کی تمیز وی شج ب

قیا سی معیا را ت کے مطابق مختلف نتائج ی پہنچتی ہے۔ ں ں

مقا مِ ر سال کے فقہی اورکلامی مباج ں: ں

ں "Juristic and Theological Discussions of the Station of Prophethood"

اما مابنِ قیمؒ کی جلاء ا لافہام کے تناظر می مقا مِ ر سا ل کے فقہیاو رکلامی مبا
ج ں اصولی تحقیق کا درجه ر کھتےہیں۔ جہاں منصبِ نبوت ں ں

کو محضاخلا ق ورو حانی ر ہنمائی ی محدو د نہیں رکھا گیا بلکه اس کے تشر ی
ع

Scholarlypen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ین نپہل
ں

ی ، اعتقاد یا ور عملی ا تا تکو نصو
صِ شرعیہ اور آی رِ سلف کی ں ں

روشنی می منظماند از سے واضح کیا گیا ہے۔ ابنِ قیمؒ مقامِ رسال کو ق آن و س کے د لا

ئل اور تعاملِ صحابہ کی شہادتوں کے ساتھ نمربوط کر کے یہ دکھاتے ہیں کہ نبی ﷺ کے

اقوال ، افعال اور تقر

ت ا ت می سے کون سا پہل ا م کے لیے
لازم الاتبا ع تشریع کے ں

درجے می آی ہے اور ں کون سا پہل آپ ﷺ کی ذاتی عادا ت ی وقتی مصا لح کے تحت
تھا ۔ اس ضمن می وہ اصولی اصطلاحات جیسے حجیت ِ

السنۃ ، عموم و خصوص ، اطلاق و تقیید کے ی ہمی ق قکو بنیا د بنا کر ای متوازن

فقہی منہجقائم کر تے ہیں ، جس کا حا صل یہ ہے کہ مقامِ نرسال کے تقاضو نکو نہ اس

حد ی وسیع کرد یجا ئےکہ ہ فعلِ نبوی کو لازم شرعی ق ار دے دی جائے اور نہ ا

س حد ی محدود کیانجا ئے کہ س کی تشری عی

حیثیت مجروح ہونے لگے ، بلکہ نصوص کے سیا ق

و سباق ، دلالاتِ ا لفا ظ او ر عملِ صحا

بہ کے تسلسل کو پیشِ نظر

رکھ کر

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں
ہ مسئلے می د ر جه بند ی کے سا تھ حکم متعین کیا جائے ۔ ا س پو ر ے منہجِ استد لا
ل میں یہ پہلنم یں ر ہتا ہے که ر سا ل کا مقا مں

عقید ے می تعظیم و توقیر کا مر ک ہے اور فقه می ہد ا ی و تشریع کا منبع ، او ر د و
نو ں پہل ی ہم ہم آہنگ ہو کر فکر ی تشکیل د یتے ہینں

جو قا ب فِہم ہو ا و ر عملیسطح پرر ہنما ئی کا معتبر معیا ر بھی ق ا ہم
کر ے۔ں ں

أ ِا هن أ هللَّ َ وَمَل ـَئِكَتَ مهٗ يمصَلوُّنَ علَ َ َ أ لنهي ِيي ۚ ی ـَأيَهَّ ُ ا أ ه يلذينَ ءَامَنمواْ
صَلوُّاْ علَيْ َ يه وَسَلِي مم واْ تسْ َ يليماً ۔ [40]

بےشک ا لله او ر اس کے ق شتے نبی) صلی ا لله علیه و آله وسلم(پر د ر ود و ر حمت
بھیجتے ہیں ۔ ا ے ایما ن والو ! تم بھی ا ن پر د رود بھیجو انور نسلام ا عترا فِ احترام و تعظیم
کے سا تھ کرو ۔ں ں

آ یِ کر یمه)ا لٔحزا ب :ں 56 (مقا مِ ر سا ل کے مسئلے می نصِ ق ی مِ ا و ر بنیا دِ استد لال
ہے قآنِ مجی یہا ں نه صرف ا م کو د رود بھیجنے نکی دعو ت د یتا ہے بلکه ذا تِ ا له ی او ر
اس کے ملائکه کے نفسِ ا ہ

جلاءالافہا م   ں   ی "فقه السنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نیہل
ں

علٰا فعا ل کو بطو رِ د لیل پیش کر ی ہے ۔ یعنی

جو مر تبه ا و ر و قا ر نبو ت کاں ہے ناس ں کی تصد یق یه که ا اللہ تعا ہلی خودا و ر ا س کے

مقر ب ق شتےر سولِ ر حمت پرثناء و تکت ا ر سا لکر تے ہیں۔ م فسّ ر ین) مثلاً ا بنِ

کثیر ں

وغیر ہ (نے ا س آ ی کی تفسیر می و اضح کیا که)ہصلوة (کا مفہومِ کلیت

میر حمت ، ثنا ء او ر د ر و دِا لہ ہ

ی کا جا مع معنی ر
کھہ ہے ا و ر ں)صل ویة

الملائک ة(ں سے مر ا دو ہ د عا ئیں واستغفا رہیں جو ق شتےنبی کے لیے کر تےہیں ۔

چنا نچه آ ی ا س ش ن کو ی ص ی طور پر ی ی کرتی ہے کهنبو ت

محض بیا نِ خبریه نہینبلکه ا ی بلند اخلاقی وکلا می حقیقت ہے جس کی و جہسے خذ او ندِ

عا لم یذ ا تِ خو د او ر مخلو قِملکو تیا س پر ر حمت و ں تعظیم نظا ہکر تےں ہیں۔ اس

نتیجے سے فقہی لحاظ سے یه حجت ی ک ل ی ی ہے که ا م کے لیے د رو د و سلا م بھیجنا

نه صر ف مستحبِ عا لیه ہے بلکه اس نعمل کی عقید تیحیثیت بہت ثقیل ہے ۔ کیو نکه یه

عمل مقامِ نبو ت کی یئید او ر اس عظمت کا ا عترا ف ہے ، او ر جس قد ر آ ی می ا س کا

نذکر ا علی ہا نداز سے آ ی ہے اسی قدر ا سکی سنگینی اور اہمیت بھی و اضح ہو تی ہے۔ ں ں

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں

عَنْ أَبِ مهرَيرَ ْة رَي ضيَ ا هملل عَنْ مه قاَلَ: قاَلَ رَمسو مل ا ه يللَّ ﷺ: مَا جَلسَ قوْ مٌ
مَجْ يلسًا لمْ يذَ ْ مكمروا ا هللَّ يفي يه وَلمْ يمصَلوُّا علَ نيبَيييهيمْ اِ هلا كَ نَ
علَيْ هيمْ يترَةٌ يوْ مَ

ال يقْيَامَ ية، انْ شَاءَ عَفَا عَنْهممْ وَانْ شَ اءَ أَخَذَ مهْ يبَ ا[33]

[40] القرآن، سورة ال حزاب، آ
ی56

ی کر تے ہیں کہ نبی کر یم صلی ا للہ علیہ وسلم نے ا رش د ق ما ی ت جمہ

ج کچھلو گ کسی محفل می بیٹھیں ا و ر اس میا للہ کاذکر نہ کر یں او ر ا للہ نبی پر د ر ود نہ

بھیجیں تووہ محفل قیا م کے د ن ا ن کے لیےحسر ت کا ی ع ہو گیا گر ا للہ نے چاہا تو ا

نہیں نمعاف کر دے گا ا ور ا گرچاہا توان پر گرفت کر ے گا۔ ں ں

حضر تا بو ہ ت ہ رو ا

یہ روا یمتعدد روا ی ت سےمروی ہےاو ر ا ہلِ حد ی نے ا سے مختلف ا
سناد کےساتھ نقل کیا ہے۔ امام الترمذ ی نے اس روا ی کو ا پنیں

سند می ذکر کیا)مصدر: سنن التر مذ ی، رقم ں 3 3 8 0 (او ر اس کو "حسن " ق ا ر د
ی ۔ نی ا سی یمشابہ متن کو امام ا بو دا ؤد ا و ر اما م النسائی نے ں

[33] ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام . ص44

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
یں نیہل ں کےننم
ں

بھی نقل کیا ہےجبکہ بعض احمد اد یبو ں نے اس کے دیگر اسناد بھی جمع کیے۔ اس کی سندِمجموعی اور شواہدِ سے معلوم ہوی ہے کہ یہمفہومِ

نبوی یعنی مجالس میںاللہ کےذکر اور رسول پر درود نہ بھیجنے کا نقص اور اس کا قیام می حسرت بن جای متعدد راوی سلسلوں می آی نہے، اسی لیے محققینِ حد

ی نے اس کو قا ب اِ عتناق ارد ی۔ بعض مخطوطات و مصنفات) مثلاًبعض کتبِ فضلِ الصل وہۃ ی مصنفاتِ شروحِ

الاماِل(می بھی اسی مضمون کے اقوال ابنِ سعید وابو ہ ت ہد ونو ں کے حوالہ سے نقل ہوئے ملتے ہیں ۔ ں

فقہیاعتبا ر سےیہ حد ی، ق آ نِکریم کی آ یِکی رو شنی می ا یعملی تقوی قا ہمکر تی ہے جہا ں ق آ ن نے ا م کو یہ حکم دی کہوہ ں

نبی پر درود وسلا مبھیجے ، وہاں یہحد

ی واضح کرتی ہے کہ مجالسِ اسلا می می غفلتِ عا مہ یعنی ا للہ کا

ذکر نہ ہوی اوررسول پر درود کا نہ ہوی نروزِ خا می پشیما نی کا س بن سکتا ہے ۔اس

اعتبار سےعلما نے اس روا ی کو اصلِ عمل) استحبابِ درود، آدا بِمجلس ، ی کیدِ

ذکرِاللہ ی(ں کےلیے دلیلِ ی نو یسمجھا ۔ کلا می لحا ظ سےاس کا مفہوم یہ ہے کہمقا مِ ر

سا ل ای ف ع لّ اللہ ی وملکوتی تعلق ہے ۔ نبوت کے گرد نہ صرف نبشر یاحترام لازم

ہے بلکہاللہ ی اور ملکوتی ت کتوں کا منبعبھی قائم ہے۔ ہ ل ذا اگرا ن ن اپنی اجتماعی

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں

محافل می اس تعظیمکو ت ک کر ے تواس ں کاتعلق صرف قد ی غفلت سے آ گے نکل کر عقیدتی بے حسی کا مسئلہ ب ہے جو آ خ ت می حسر ت کا مو ج بن سکتا ہے ۔ فقہی طو ر پراس ں روا ی کےا ستعما ل میرا و یو ں کی د ر جہبند ی ، مطا بقتِ نصو صِ ق آ نو إ جماع ، ا و ر سلفی عملِ ا م) عملِ سلف (کو بھی سا منے نرکھا جا یہے: یعنیا گر ر وا ی صحیح ی حسن ہوا و ر اس کےشوا ہدِ ق آ نی و حد ی موا فق ہو ں تو ا سے عملی نصیحت ا و ر مرا عاتی حکم کے طو ر نپر ں لیاجا ئے۔ ہ ذل ا اما م ا بن قِیم جیسے محققین ج مقامِ ر سا ل پر د لا ئل مر ی کر تے ہیں تو و ہ پہلے ق آ ن کو بنیاد بنا تے ، پھر ایسے صحیح ی حسننشوا ہد کو جمع کر کے یہ نتیجہ پیشکر تے کہ د رود و سلام کے ا عمال نہا ی معتبر ہیں او ر ام کوا ن می غفلت سے بچنا چاہیے۔ ں ں

قآنِ کر یمکی صریح آ ی ا و ر حد یِ نبو یکی متوا ت /مشہور نقول مل کر اس نتیجے کی طر ف ا ش ر ہ کر تیہیں کہ مقامِ ر سا ل نہا ی بلنداو ر عملی طو ر پر معا شر ے می اعاد ہ و تعظیم کا طلب گار ہے۔اس لیے مجالسِ ی ط لِ ی ایسی مجا لس جہاں ذکرِا لہ ہ ی و د رو دِ نبی ت ک ہو ں ، ناسلام میں نہ صرف سما جی ت کتو ں سے محروم سمجھی جاتی ہیں بلکہ و ہ ا م کے لیے آئندہ حسر ت کا س بن سکتی ہیں ۔ ا و ر یہی و ہ نقطہ ہےجس کو فقہ وکلام د ونو ں نے ی رِ ی ر ا جا گرکیا ہے۔ں ں

خلاصۂ بحث ں(key notes)ں: ں

Scholarlypen

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل
ں

مقامِ رسال کے فقہی و کلامی مباح کا حاصل یہ ہے کہ ق آن و س کے نصوص نبی اکرم ﷺ کی
ذاتِ
اقدس
کو
محض ا
ی ی
ریخی ں

ہستی نہیں بلکہ ہدا یِ ا لہٰ ی کے تشر ی ع ی منبع اور اخلا ق نمو
نۂ کامل کی حیثیت سے متعین کرتے ہیں۔ آ یِ کریمہ اِن ا ھللّٰ وَمَلَائِکَتَ مہ
یمصَلوُّنَ

علَ النھي ي بي می ا للہ تعالی ہ اور ملائکہ کا نبی ﷺ پر درود بھیجنا اس حقیقت
کی ی ص

ی تصدیق ہے کہ رسال کا مقام تعظیم
، توقیر اور دوا مِ فیض

کا مرکز ہے، اور ا م کو ا سی سلسلۂ تعظیم می ش مل ہونے کا حکم دی گیا ہے۔
ا س ق آ نی بنیاد کے ساتھ ج حضرت ابو ہ ت ہن کیں روا
ی ں

جس میں اُ ن مجالس پر وعید آئی ہے جن می ا للہ کا ذکر اور نبی ﷺ پر درود نہ ہو کو
ملا ی جا ی ہے تو یہ واضح ہو جا ی ہے کہ مقا مِ رسال کی ں

تعظیم صر ف اعتقاد ی دعوی ہ نہیں بلکہ اجتماعی زند گی میں ا ی زندہ عمل ہے جس
کے ت ک پر آ خت کی حسرت متر ی ہو سکتی ہے۔

جلاءالا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں
م ب ق

فقہی سطح پر اس کا نتیجہ یہ ی کلی ا ہے کہ د رو د وسلا م کا ا ہتمام مستحبِ مؤکد

او ر آد ا بِ مجلس کا لازمی حصہ ہے ، جبکہ کلا می سطح پر یہ ا مر ں حنہو ی ہے کہ نبو

ت ر حمتِ عامہ ا و ر تشریع کی کفا ی کا مظہر ہے۔ چنا نچہ امام ا بنِ قیمؒ ج جلا ء ا لا فہا

م می نصو ص کے مجمو عی سیا ق، ند لا لا نِت الفاظ، عملِ صحابہ ا و ر مقا صدِ شر یعتکو

یکجا کر کے بحث کر تے ہیں تو و ہ ا ی ا یسامتواز ن منہج قا ئم کر تے ہیں جس می نہ ہ

فعلِنبو ی کو بلا ق ینہ لازم قا ر د ی جا ی ہے ا و ر نہ س کی تشر ی ع

ی حیثیت کو کمزو ر کیا جا ی ہے۔ یو ں ق آ ن کی

یص ی بنیاد ، حد ی کی عملی ں ر ہنمائی ناو را صولِ فقہ کے ضو ابط مل کر ا س نتیجے ی

پہنچا تے ہیں کہ مقامِ ر سا ل عقید ے می تعظیم و توقیر کا محو را و ر فقہ می ہدا ی و

تشریعں کا نسرچشمہ ہے ،او ر ا م کی ا جتماعی و ا نفراد یز ندگی ا سی نسبت سے ت کت ی

تی ہے کہ و ہ ذکرِ ا لہ ہ ی ا و ر د رو دِ نبو ی کو اپنی محافل ، عباد ا ت نا ور نمعاملات می زندہ

رکھے۔ں

ں

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م ن می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ن ینں نیپهل

علمی نکات (subjective notes ں(: ں

- نصِ قآنی کی مر ک ی حیثیت آ يِ احزا ب ں 5 6 ں مقا مِ ر سا ل کی تعظیم پر قطعی

د لیل ہے ، اس سے معلوم ہو ی ہے که د رود و سلا منمحض ادبی ر سم نہینبلکه ا ی

منصو ص عباد ت ہے جس کی جڑو حی می ہے۔

- حد ی کی ی ئید ی د لا ل حضرت ا بو
ہ ت ہ ںؓ کیروا ی مجا لس کے آدا
ب کو متعین کرتی ہے ا و ر قآن کے حکم کو عملی
سطح پر مؤکد ں

کرتی ہے ، سندا حًسن ہونے کے شوا ہد کے ساتھ اس کا مفہوم شریعت کے عمو می م
اج سے ہمآ ہنگ ہے ۔ ں

- حجیتِ س او ر تشر ی ع
ی منصبں''صلیوا کما ر أیتموني أصلّ ''ں جیسے نصوص بتاتے ہیں که فعلِ نبو
یعباد ات کی تعیین می معیار ہے البته ں

ہ فعل کی د رجه بند ی) وا ج/ س/مباح(ق ا ئن سے ہو تی ہے
،یہی ا صولی تواز ن ہے۔ںں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ن می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں

- ر حمتِ عا مه''وما أرسلنا ک إ لا ر ح م ۃ للعا لمی ن'' سے نبو ت کی آ فا قیت ی ی ہوتی ہے ۔اس سے خصائصِ نبو ی کوا ن ن کی عمومی نخیر خوا ہی سے مر بوط سمجھا جا ی ہے ، نہ کہ محض شخصی ف ضی ل ت۔ں ں

-

جلا ء ا لافہام می استقرا ئی وتحلیلی طر یقہ یہسکھا ی ہے کہ نصوص کےمجموعی سیاق ، عملِ سلف او ر مقا صدِ شریعت کو جمع کر کے حکم ں

کی نوعیت متعین کی جا ئے ، ا قا ط و تفریط د و نو ں سے بچا ؤ یہی ہے۔ں ں

- عمو م وخصو ص ،اطلاق و تقیید ، او ر ق ا ئنِ حالیه و مقالیه کے بغیر نہ د رو د و سلا م کے ا حکام کی د رجہ بند ی د ر س ہوتی ہے ا و ر نہ ا فعالِ ننبو یکی فقہیحیثیت ، یہ ضوا بط علمی د ی ی کی ضما ی ہیں۔ں ں

معروضی نکاتں(objective notes ں:) ں

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م   ں   می "فقه ا لسنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نپہل

- آدا بِ مجلسکی ا حیا نگھرو ں ، مسا ذخ ، تعلیمی و سما جینشستو نمی آغا زو ا ختتام ذ

کرِا له ہی ا و ر د رو دِ نبو ی سے کیا جا ئے ی کہ حد ی کے نمفہوم کے مطابق حسر ت

کے ا سبا ب سے بچا ؤ ہو اور ت کت قائم ر ہے۔ ں

- عبادا   ت   می   ا تباعِ نبو   ی   ،   نمز ، ا ذا   ن   اور   جما
ع   جیسے شعا   ت   می   طر   یقۂ نبو   ی   کو   معیا ر بنا
ی   جا ئے ،   اور   ا   ختلا فی
خ ئیا ت   می
فقہی

مذا ہ کے معتبر ا صولو ں کے مطابق ا عتدال ر   کھا جائے   ں۔   ں

- تعلیمینصا ب میمقامِ ر سا ل ، مدا ر سو جا معات می قآن ، حد ی او ر ا صو لِ فقه

کے ی ہمی ربط کے سا تھ مقا مِ ر سا ل پڑھا ینجا ئے یکہ طلبه می تشر ی ع ی شعو ر ا

و رکلا می توا ز نپید ا ہو ں۔ ں

- منا ت او ر میڈ ی می نه تو ہ خ ئی فعل کو لازم ق ا ر د ے کر تنگی پید ا کی جائے ا ور

نه س کی حیثیت کو کم کیا جائے ؛ ا بنِ قیمؒ کے منہج نکے مطابق د ر جہبند ی کے ساتھ

ی ت کی جائے ۔ں ں

-

جلاءالا فہا م ں می "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ں

اخلاقی اسوہ کی پیروی، نبی ﷺ کےاخلاق اوصاف) نرمی ،رحمت ، صدق (کو
معاشرتی تعامل می ی فذ کیا جائے ی کہ تشریع کا ں

مقصدان ن دوستی اور اصلاحِ معا شرہ پورا ہو۔ں ں

- اجتماعی شعور کی تشکیل، قومی و مقا می سطح پر دینی
  لہ ہ
  پروگراموں می درود و سلام اور ذکرِ ا

ی کو مر کی حیثیت دی
جا ئے ، ی کہ مقام ِ

رسال کی تعظیم صرف نصیحت نہیں بلکہز ند ہسماجی روا ی بن جا
ئے۔ں ں

ں

ف

ص

جلاءالافہام   ں   می "فقہ السنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نپہل

ل

چ

ہ

ا

ر

م

ں

:

ں

عصرِ حاضر می فقہُ السی رۃ کی تطبیق اور ابنِ قیمؒ   کی   تعلیمات   کی افاد

نیں

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ں

The Application of the Science of Seerah in the Present Era and the Relevance of Ibn Qayyim's Teachings.

ہ دور کے مسائل کے لیے اصولی ر

ہنمائی اخذ کی جاسکتی ہے۔ عصرِ حاضر کی فکری پیچیدگیاں، معاشرتی تغیرات اور اخلاقی

چیلنجز اس امر کے متقاضی ہیں کہ سیرت کے واقعات کو فقہینبصیرت ، دعو تیحکمت او

ر ت بیتی مقاصد کےساتھ مربوط کر کے سمجھاجائے۔ فقہُ السیرۃ اسی تناظر می نصو

صِ شرعیہ کے فہم ، مقاصدِ شریعت کی رعایاو رزمانیتقاضو ںکےادراک کے ذریعے عملی

رہنمائی قاہم کرتی ہے۔سیرت کا مطالعہ اجتماعی اصلاح اور انفراد ینتعمیر کا ذریعہ

بنے ۔ امام ابنِ قیم الجوزیہؒ نے سیرتِ نبویﷺ کے مطالعے کو اصولی منہج کے ساتھ مر

بوط کر کے یہ واضح کیا کہ نصوصنکی تعبیر می سیاق ، مآلاتِ افعال اور مقاصدِ شرع

کو پیشِ نظر رکھنا لازم ہے۔ چنانچہ ان کی تعلیمات عصرِ حاضر می تطبیقی فقہ، اخلانقی

ں

سیرتِ نبویﷺ ای زندہ ، متحرک اور ہمہ گیر عملی نظامِ
ہدا ی ہے جس سے

Scholarlypen

جلاءالافہام میں "فقہ السنی رۃ" کے منہج کے نمایاں پہلو

رہنمائی اور دعوتی حکمت کے لیے ایک مضبوط علمی بنیاد قائم کرتی ہیں۔ موجودہ دور میں مذہبی تعبیرات کے باہمی تصادم اور سماجی تناؤ کے پس منظر میں فقہُ السیرۃ کی تطبیق ایک اعتدالی، محتاط اور دلیل پر مبنی منہج کی تشکیل کرتی ہے جو افراط و تفریط سے محفوظ رکھے۔

ہے۔اس فصل میں سیرت سے ماخوذ فقہی، دعوتی اور تربیتی اصولوں کو عصری مسائل پر منطبق کرنے کی صورتیں واضح کی جائیں گی

یہ کہ سیرت کی رہنمائی عصرِ حاضر کے تناظر میں مؤثر اور قابلِ عمل صورت اختیار کر سکے۔

فقہُ السیرۃ تعارف:

Introduction to the Fiqh of Seerah.

فقہُ السیرۃ

سیرتِ نبوی ﷺ کے تاریخی مواد سے اصولی فہم اخذ کرنے کا وہ علمی منہج ہے جس میں واقعاتِ سیرت کو ان کے سیاق و سباق، علل و اسباب، اور نتائج و مآلات کے ساتھ پرکھ کر شرعی رہنمائی مرتب کی جاتی ہے۔اس دائرے میں محض واقعات کی روایت

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ں

مقصود نہیں ہوتی بلکہ افعالِ نبو یںﷺ ں کی د لا ل ، ان کے پسِ منظر می کا ر قما
حکمتیں ، او ر ان واقعا ت کے قا ب اِطلاق پہل ؤ ں کی ں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م   ں   ی "فقہ ا لسنی   نر   نة "
کےننم   ں   ینں نپہل

ں

تعیین کیجاتی ہے ۔ ا صولِ فقہ ، مقا صدِ شریعت ا و رقواعدِ ت جیح کو سا منے ر کھتے ہوئے

فقہُ ا لسی ر ۃ ی ر یخی بیا نیے ا و ر معا صر تطبیق کےد ر میان ا ی م ی ہ جی ر بط قا ئم

کرتی ہے ، ی کہ کسی و اقعے کو بلا ق ینہ عمو می حکم پر محمو ل نہ کیا جا ئے ۔ اسی

محتا ط منہج کے تحت فقہُ ا لنسی ر ۃنتحقیق کے تقاضو نحو ا لہ ، سیاق ، علت ا و ر

نتیجےکو جمع کرتی ہے ا و ر سیر تِ نبو یﷺ کوعلمی اطلا ق کے قا ب فہم بناتی ہے۔ں

و یثم ضرب أآخر من التهأيْليف يفِ ال يسيرَة، مهوَ من نوع التهلْ يخيص، اِ هلا أَنه تلَ

يخيص لناحية خَا هصة من نواح ال هر مسول: عَ ن مولده وَمَا يتعَلهق يبَِذَاالمولد الْكَ

يريم، وَمَا يسْ بق مه من ارهاصات، وَعَن نشأ ته يفِ طفولته، وَمَا اِلَى تيلْ الطفولة من

خوارق يرتبط حدوثها يب يه صلَ الله علَيْ يه وَسلّ، هثمحَياَته من ش بابه اِلَى بملموغه الس

ين الهيتي حل يفيهاَ النب يوة، واضطلع بعبء الرسَالَة، وَمَا طبع علَيْ يه من خلق طيب

وصفات ح يدة، وَبعد هعَا كَنَيأ لفه ال يش بان يفِ أَ هيَمه [42] ں

ت جمہ : ں

سیرت نگا ر ی می ی لیفکی ا یا ور صو ر ت اختصا ر کی ہے ، مگر یہ ا ختصا ر رسو ل اللہ

ﷺ کی ا یخا ص جہت پر مرکو ز ہو ی ہے آ پؐ کی نو لاد تا و ر اس ی عظمت و لاد ت سے

Scholarlypen

جلاءالا فہا م ں ی "فقہ السنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

متعلق امو ر ،اس سے پہلے ظا ہ ہونے و الی تمہیدا ت ، آ پ ں ﷺ کی طفولیت اور اس د ور سے

وا بستہ غیر معمولی وا قعا ت ، پھر شبا ب سےا س عمر
ی آ پ ں ﷺ کی زندگی جس می نبوت عطا ہوئی ا ور آپ ں ﷺ
نے ر سال کی ذ مہندا ری سنبھالی، نی آپ ں ﷺں کے و
ہ اعلہ اخلاق ا ور عمدہ صفات جو آپ ں ﷺ ں کی فطر ت
می راسخ تھیں ، ا و را ن امو ر سے آ پؐ کی ذبُ جو
ں

اُس زما نے کے نوجوا نو ں می عام طور پر ی ئے جا تے تھے۔ں ں

سیر ت نگا ر یکے اسلو ب کی ا ی معروف جہت کی ن ن د ہی کر ی ہے کہ بعض مؤلفا ت ر سول ا للہ ﷺ کی حیا تِ مبا رکہ کے نمخصوص پہل ؤں کو منتخب کر کے ا ختصار کے ساتھ پیش کرتی ہیں ۔ جیسے ولادت، ارہ صات، طفولیت کے وا قعات، اخلا ق ا و صاف ا ور ن بعثتسے قبل کی سیر ت۔ ا س ا سلو ب کی ا فاد ی ی ریخی ت تیب ا و ر اخلاقی پہل ؤ ں کی نمی ں پیش کش می ضرو ر ہے۔ ی ہم فقہُ السی ر ۃ

کے منہج سے دیکھا جائے تومحض ا س نوع کیاختصا ر یسیر تیں یذا تِ خود فقہیااستنباط کے لیے کا فی نہیں ہو تیں۔

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
یں نپہل ں کےننم

ج ی ا ن و ا

قعا تکو ا صو لی معیا ر پرپر کھ کر د لا ل کی نوعیت متعین نہ کی جا ئے۔ فقہ نُا لس ی ر ۃ
کا تقا ضا یہ ہے کہ ا یسے منتخب بیا نیے کو نصوصِ حد ی ، سیا قِ

ں [42] بنِہشا م ،عبدُ ا لملکبن ہشا م بنایو با لجمِی رَ ْ ی ، ا لسی ر ۃ ا لی ب ویۃ
)سیر ۃ بنہشا مد ار ا لکتبا لع لمی ہ، بیروت (2001 ء ج 1 ،ص 8-ں

یریخی ،علتِ حکماو ر مقا صدِ شریعت کے ساتھ جوڑ کر د یکھاجا ئے ۔اخلا قیاو صا
ف او ر بعثت سے قبل کے طرزِ حیا ت کی تحقیق می ں

روا
ی کی صحت ، اسناد کا وزن ، او ر متو ن کا تقا بلی
مطا لعہ ضرو ر ی ہے۔ ی کہا ر ھ صا ت اور خوارق
سے متعلق بیا ی ت کو تحقیقی ا حتیاط کے نساتھ سمجھا
جائے ا‌ں و ر غیر ی ی ی ضعیف
روا ی ت کو استنبا ط کی بنیاد نہ بنا ی جائے ۔ یو
ں فقہُ ا لسی ۃر سیر ت نگا ر ی کے بیا نی ا
سا لیب کو ا صولی ں چھلنی سے گزا ر کر قا ب اِطلاق
فقہی و تبیتی ا صو ل مر ی کر تی ہے
اور سیرتِ نبو ی ﷺ کے مطا لعے کو محض

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیہل

یذکر ہ نہیں بلکه م ی ہ ج ینرہنمائی می تبدیل کرتی ہے۔ں

ں

وَهَذَا مموَايفقٌ ليلْقَاَي عدَ ية الم مْس تَ يق هرية يفِ ال ه يشْيعَ ية أَه ن الجَ ْزَاءَ يمنْ يجن يسْ العَ ْمَ يل، فصَ َلَا مة يالله علَ َ َ ال ممْصَ ييلّ علَ َ َ رَمسوي يله جَزَاءٌ يلصَلَاتي يه علَيْ َ يه، وَمَعْلومٌ أَ هن صَلَاةَ العَ ْبْ يد علَ َ َ رَمسو يل يالله ﷺ ليْ َسَتْ يهيَ رَحَ ْةً يمنَ العَ ْبْ يد، يلتَ مكونَ صَلَا مة يالله علَيْ َ يه يمنْ يجن يسْهاَ، وَاِنهمَا يهيَ ثنَاَءٌ علَ َ َ ال هرمسو يل ﷺ، وَاِ رَادَةٌ يمنَيالله تعَ َالَى أَنْ يمعْ يلَّ يذكْرَمه وَي يزَيدَ مه تعْ َ يظيماً وَت يشْ َ َ ْ يفاً.[34]

یه ی تشر یعت کے ا یمسلمه اصول کےمطابق ہےکه " بد له عمل ہی کی جنس سےد ی جا ی ہے " چنا نچهنبی کر یم ﷺ پر د رو دبھیجنے ں

والے پرالله کی طر ف سے د ر ود بھیجا جا یا سی عمل کا بد له ہے ۔یه ی تو اضح ہے که بند ے کی طر ف سےنبی ﷺ پر د رود بھیجنا د ر ا صلنبندے کی طرف سے رحمت ں نہیں ہوتی که الله کی طرف سے درود ا سی کی جنس سے ہو، بلکه بندے کا د رود نبی ﷺ کی مدح و ثنا ہے، ں

[34] ا بنہشا م ، عبدُ ا لملک بن ہشا م بنایو ب الجمِی رَ ْ ی ، ال سی ر ة ا لی ب و یة
)سیر ةابن ہشا م د ار ا لکتب ال عل می ہ ،بیروت (2001ء ج 1 ،ص 46 ۔ں

Scholarly Pen

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نیپھل

او ر ا للہ تعالی ہ کی طرف سے اس کے جوا ب می آ پ ﷺ
کے ذ کر کو بلند کر ی او ر آپ کی عظمت و
تکر یم می ا ضافه قما ی مقصو د ہو ینہے۔

یه بیا ن فقہی استنبا ط کے لیے ا ی بنیاد ی ا صو
ل ظا ہِ کر ی ہے : اعما لِ د ینیه صرف
ظا ہ ی قوعا ت نہیں بلکه ا ن کے پیچھے
مقصود ی نحکمتیں او ر حکِم ی نتا ئج ہو تے ہیں
(مثلاً : ر فعِ ذکر ، تثبیتِ محبتِ رسولؐ ، ا ستحکامِ روحانی
ا تصال وغیر ہ) جو مقا صدِ شر یعت سے مر بوط ہیں۔ نفقهُ ا
لسیں ر ۃ کے نقطۂ نظر سے یه اقتبا س بتا ی ہے
که سیر ت می مذکور عبادا ت ی آدا ب کو ج
استدلا ل کے لیے لیا جا ئے تو ا ن کی فعلی
ننوعیت ، غا یاو رشر عی د لا ل کو سا منے
رکھا جائے ؛ تبھی و ہ مقا صد یا ستنباط ق ا ہم کر
سکت ہیں۔ ںں

عصرِ حا ضر می فقهُ ا لسی ر ۃ کی نتطبیق : ں

جلاءا لا فہا م   ں   ی "فقہ ا لسنی   نر   نۃ "
یںں نپہل   ں   کےننم

The Application of the Jurisprudence of Seerah in the Contemporary Era.

عصرِحاضر می فقہُ ا لسی   رۃ کیتطبیق ا س و   ق ی معنی ا و ر مؤ ت بنتی ہے
جسیر تِ نبو ی ﷺ کے و اقعا ت کو   ی ر یخی بیانیہ سمجھنے کے ں

بجا ئے ا ی م ی   ہ   ج
ی ق یم ور ک کے طو   ر پر   ا پنا ی جائے جس کےذ ر یعے   خ   ذیذ   معا
شرتی   ،تعلیمی ،ا بلاغی ا و   رقا نونی مسائل پر ا صو لی ر ہنمائی ں

حاصل کی جا سکے۔ ں اس تطبیق کا ہد ف یہ ہو یچاہیے کہ نصو صِمعتبر ہ   (قآن و
س (کے   ی   ی ش ہ ذخیر ے کو مقا صدِ شریعت کی ں

روشنی می معا صر سیا ق پر منطبق کیا جا ئے ، ی کہ   فیصلےو قتی ذخ ی ت ی سطحی

تشبیہا ت   کے بجائے عّل ، مآلا ت او ر مصلحت کی بنیاد پر نہو ں۔ ڈ یجیٹل ا بلاغ ، سو شل

میڈ ی پر دینی بیا نیہ، شہر ینظم و نسق می عدل و شفا فیت، ا ور تعلیمی نصاب می اخلاقی

تشکیل جیسے مید انوں ں می فقہُ ا لسی ر ۃ ا ی ا یسا عملی سانچہ مہیا کرتی ہے جو روا

ی او ر عقل کےدر میا ن تواز ن قا ئم رکھ ہے ۔ اس
عمل کے لیےضر و ر ی ہے ں

ی کی صحت ،ی ریخی قا ئن او ر و اقعہ   کےسیا ق کو پہلے   پر کھاجا ئے ؛ پھر ا سی
بنیاد   پر ت جیحیا صول وضع کیےجائیں ی کہسیر ت سےں
کہ روا

جلاءا لا فہا م ں می "فقه ا لسنی نر نة "
ینں نپہل ں کےننم

اذخ کرد ہ رہنما ئی عصر ی تقا ضو ں کےساتھ ہم آہنگ ر ہے ا و ر شر یعت کے مقا صد ی اہدا ف (حفظِ دین، نفس ،عقل ، نسل ا و ر مال(ں

بیک وق محفوظ رہیں۔ں ں

سِ نبو ی کی نسبت سیر تِ نبو ی کی تد و ین د و سر ے نمبر پر ہے۔ بےشک سِ نبو ی یعنی حد یِ طیبہکو س سے پہلے تحر ت کیا گیا او را س کے بعدعمو می سیر تِ نبو ی کی تدو ین کی گئی۔ جیسا کہ یہ ی ت معلو م ہے کہ رسول ا للہ ﷺ نے ا پنی حیا تِ طیبہ می ہی حد یِ

ج آ پ ﷺ کو ا پنےصحابہ پر پو ر ی طرح اطمینا ن ہو گیا کہ و ہ ق آ نِ ی ک کے معجزا نہ ا سلو ب او ر حد یِ طیبہ کے بلیغا نہ طرز می وا ضح ق ق کر سکت ہیں، پس ا بکبھی بھی ا ن دو نو ں می ا ل س نہ ں شریف لکھنے کی نہ صرف ں ا جاز ت د یبلکہ اس کا حکم د ی ۔ یہ ا س و ق ہوا

35

ہوگا ۔اس طرح س کی تد و ینکا آغاز آ پ ﷺ کیحیا تِ طیبہ می ہیہو گیا۔ں ں

---

[35] ابن قیم ا لجوز یہ، ز ا دالمعاد فی ھ دذ ی خیرالعباد، د ار ا لکتب ا لع ل می ہ ،بیروت، 2001 ء ،ج 1 ،ص 8 6

Scholarly Pen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

تدو ینِحد ی کی ی ر یخی تقدّم ا و ر سیر ت کی عمومی تد و ینکے زمانی قق واضح ہے۔ جو

فقہُ ا لسی ر ۃ کی عصر ی تطبیق می بنیاد یر ہنما ا صو ل ق ا ہمکر یہے۔ چو نکہ س/ حد

یکا تدوینی عمل رسو ل ا للہ ﷺ کی حیا ت می ہی شر وع ہو گیا او ر صحا بۂ کرا مؓ نکی ضبطِ

روا ی پر ا عتماد ں

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں می "فقه السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

قائم ہوا، اس لیےفقہی استنباط می نصوصِ حد ی کی ثبو

ن کو ا ولیت حا صل ر ہتی ہے۔ جبکہ سیر ت کے

عمو می بیا نیے کو ا سی مستند نحد یذ خیر ے کے ی بع سمجھ کر پڑ ھنا چاہیے۔ عصرِ

حاضر می یہ ت تیب اس لیے ا ہم ہے کہ سیر تی وا قعا ت کی تطبیق کر تے و ق غیرں ی

یش ہروا ی ت ی کمز ور یریخی نقلیں فیصلو ں کی بنیا د نہ بنیں ، بلکہ صحیح و ی ی

نصوص کو کسوٹی بنا کر سیر ت کے وا قعا ت کی تعبیر کی ں

جائے ۔ا س سے ا ی طرف تحقیقی د ی

ی محفو ظ ر ہتی ہے او ر دو سری طر ف مقا صدِ شر یعت کے

مطابق فیصلے اخ ذ ہو تے ہیں ۔ ڈ یجیٹلدو ر می معلوما ت کی تیزر فتا ر ت سیل کے س ر

وا یت کے اختلا ط کا خطر ہ ت ھ جا ی ہے۔ اس لیے فقہُ السی ر ۃ کی تطبیق می مصاد

رکی د ر جہ ں

بندی) ق آ ن ،صحیح حد ی ، معتبر ی ریخی مصاد ر (کو صرا ج کے
سا تھ اپنا ی ی گز

ت ہے۔ س کی تقدّ مِتدو ینکو بنیا
د بنا کرسیر ت کیں

تعبیر کر ی عصرِ حاضر می علمیمعیا ر ، فقہیاحتیاں طا و رمؤ ت اطلا ق ی
ی ب و ں کو بیک و ق یقینی بنا ی ہے۔ںں

ابنِ نقیمؒ کی تعلیما ت کی ا فا د

Scholarly Pen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

ی ں: ں

The Beneficial Teachings of Ibn Qayyim (rahimahullah).

فقہُ ا لسّی رۃ او رسیر تِ نبو ی ںﷺ کیعصر ی تطبیق می بنیا د ی سو ا ل یہ ہو ی

ہے کہ ا ن ناپنی انفر اد ی و ا جتما عی زندگی کے لیے ہد ا ی کا نمعیا رکھا نسے ا ذ خ کر ے او

ر خیر و شر کی تفصیلی پہچا ن کس منہجسے قائم ہو ۔ خ ذ ذی د و رمی ا خلاقی نسبیت

،فکر ی ان ی س ا ر او ر عملی تضادا ت کے ی ع معیا رِ ہدا ی کے تعین می ابہا م پیدا ہو

چکا ہے ۔ ایسے می محقق کے لیے ضرور ی ہے کہ وہ وحی کے مستند مصادر ں

کیطرف رجو ع کر ے ا و رر سولوں کی لائی ہوئی تعلیما ت کو میزا نِ حق قا ر د ے۔
امام ا بنِقیم الجوزیہؒ نے ا پنے علمی منہج می ا سی ا صولی ں

بنیا د کو نمی ں کیا ہے کہ ا نی سعاد ت ، اخلا قی تطہیر او ر ں شرعی تواز ن کی حقیقی را ہ

صرف ا تباعِ رسو لؐ سے متعین ہوتی ہے ۔ یہی منہج فقہ نُ لسی ر ۃ کی عصر ی تطبیق می ا ی

مضبوط نظر ی تی ستو ن ق ا ہم کر ی ہے ، کیونکہ اس کے بغیر سیر تی وا قعا ت کی تعبیر

اخلاقی و فقہی معیا ر ں

سے کٹ کر محض یر یخی قصہ گو ئی بننےکا ا ندیشہ رہتا ہے۔ں ں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں ی "فقه ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

وَيمنْ هَا مهناَ تعْ ملَّ اضْ يطرَارَ الي غبَا يد فوْقَ م يك مضَرورَةٍ اِلَى مَعْ يرف يةَ اله رمسو يل

وَمَا جَاءَ يب يه، وَتصْ يد ى يق يه يفيماَ أَخْبَ يب يه، وَطَاعَتي يه يفيماَ أَمَرَ، فإِن مهه

لَا سَيبيلَ اِلَى ال هسعَادَ ية وَالفَلَا يح لَا يفِ الدُّنيَا وَلَا يفِ الْآ يخرَية اِ هلا علَ أى يدْي

الرُّمس يل، وَلَا سَيبيلَ اِلَى مَعْ يرف يةَ ال هط ييي يب وَالخَ ييي يث علَ التهفْ يصي يل اِ

هلا يمنْ يجَ يتيهيمْ، وَلَا يمناَ مليرضَا ا ه ي للَّ البَ تهةَ اِ هلا علَ أى يدْ ييهمْ، فاَل هطييي

مب يمنَ الَ عَ ا يل وَالَ قْوَا يل وَالَ خْلَاي ق ليَسَ اِ هلا هَدْ ميهَمْ وَمَا جا ءوا يب يه،

ف مهَ مم ال يمْيزَا من ال هرا يجم ح ا ه يلذي علَ أقْوَايل يهمْ وَأَعَ ايلهيمْ وَأَخْلَايقهيمْ

تموزَ من الَ قْوَا مل وَالَ خْلَا مق وَالَ عَ ا مل، وَيب ممتاَبعَ يت يهمْ يتَمَ هميز أَهْ مل ا

لهْمدَى يمنْ أَهْ يل ال هضلَا يل، فاَل ه مضرورَمة اِلَ يهمْ أَعْظَ مم يمنْ مضَرورَية

البَ دَ ينِالَى مرو يح يه وَالعَ ييِّ اِلَى نمو يرهَا وَالرُّو يح اِلَى حَياَيتَ ا. 45

ت ھ کر رسو ل کیمعرفت ، آ پ کے لائے ہو ئےد ینکی پہچا ن
، آپ کی خبروں کی تصد یق او ر آپ کے ا حکام ں
بندو ں کو ہ ضر و ر ت سے

کی اطا عکی ش ذ ی ضر و ر تہے ،کیو نکہ دنیا و آخ ت کی سعاد تا و ر فلا ح ی ر سا ئی

رسولو ں کے ذ ر یعے ہی ممکن ہے۔ خیر و شر کیتفصیلی پہچان بھی ا نہی کے ذریعے حاصلں

ہوتی ہے، ا ور اللہ کی رضا قطعی طور پر انہی کی اتبا ع سے ملتی ہے۔ اعمال، اقو ال اور اخلاق

می جو ں

کچھی کیز ہ ہے و ہ ا نہی کی ہدا

جلاءالا فہا م ں می "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ی او را نکے لائے ہو ئے طر یقےسے متعینہوی ہے ؛

پس و ہیغا ل میزا نہیں جن کے اقوا ل ، اعمال اور ناخلا قپر س ا قوال

واعمال تولے جا تے ہیں۔ نا نہیکی پیر وی سے اہلِ ہدا ی او

را ہلِ ضلا ل می ا مز قا ئمہو ی ہے۔ چنانچہ رسولو ں کی نظرو

ر تبد ن کےلیے روح ، آ نکھ کے لیے نو راور روح کے لیےزند گی سے

بھیزی د ہ ہے ۔ں ں

رسولؐ کی ذا ت و س کو خیرو شرکے ی ع ی نّ کا''میزا نِ غا ل'' ق ا ر د یتے ہیں۔ یہ ا

صول فقہُ السی رۃ میمعیا رِ استنبا ط طے کر ی ہے کہ نسیرتی و ا قعات کی تعبیر کسی

بیرو نیا خلا قیپیما نےپر نہیں بلکہ نبو ی میزا ن پرہوگی ۔سعادتِ دا ر ین ، ر ضا ے الہ ی

ا و ر اخلاقی تطہیر کو انتباعِ ں

رسولؐ سےجوڑکر ا بنِ قیمؒ سیرت کے عملیمقا صد کونمی ں کرتے ہیں - یہی

ر بط عصرِ حاضر می فقہُ السی رۃ کی تطبیق کومقصد

ی د یتا
ہے ں

ی کہ خ ذی ذمسا ئل می ت جیجا ت مقا صدِشریعت کےمطا بقرہیں۔''طیب و
خبیث'' کی تفصیلیپہچا ن کووحی کےدا ت ے میمحدود کر ں

جلاءالافہا م ں ی "فقہ السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

کے وہ اخلاق نسبیت او ر فکری انی س ا رکے مقاب ا ی مضبوط اصو لی
بند ھن ق اہم کرتے ہیں۔ ازواجِ مطہرات اور اولا دِنبویؐ سے متعلق ں

سیرتی مبا جبھی محض ی ریخی نہیں رہتے بلکہ خا ندانی حقوق ، ت بیت اِولاد اور
معا شرتی اخلاق کے لیےمعیا ر یر ہنما ئی بن جا تے ہیں ۔

ای مر تبہکھجوروں کے ای رنے کے موسم می رسو لِ اکرمﷺ کی ذخ م میکھجو
ر یںپیش کی جارہیتھیں۔ ہ شخص اپنے حصے ں

کے مطابق کھجو ر یں لے کر آ ر ہاتھا ی کہکھجوروں کا ڈ ت ا کٹھاہو گیا ۔
حضر تحسنؓ وحضر ت حسینؓ ا نکھجور و ں کےساتھ کھیلر ہے ں

تھے ۔ا ن دو نو ں می سے کسی ا یں نے ای کھجو ر اپنے منہ میڈا ل لی ۔ رسو لِ ا
للہ ﷺ نے ا ن کے منہ سے وہ کھجو ر نکالی اور ق ما ی :

"کیاتم نہیں جا نتے کہ محمد کی آل پر صدقہ کھا ی حر ام ہے ؟"ں [36] ں

---

[45] ابنِ ہشا م ،عبدُ الملک بنہشا م بن ایو ب الجمِی رَ ی ، السی ر ةا لی ب ویة
)سیر ةا بنہشا مدا ر ا لکتب العل می ہ ،بیروت (2001ء ج 1 ،ص 68۔ں
)ا یاو ر نقل جسے امام مسلم رضی ا للہ عنہ نے بھی ر وا ی کیا ہے ، ا س می الفاظ کی صو ر
ت یو ں د رج ہیں : " ہ ر ے لیے صد قہ کھا ینحلال نہیں ہے" ی تعبیرِ حد ی کے مطابق "
جو ہ ر ے لیے صد قہ مقد ر کیا گیا ہے ہم اس کا کھا ی جا ت نہیں سمجھتے"۔ دو نو ں
صور تو نمی موضوع یہی وا ضح ں ہے کہ رسولِ اکرمﷺ نے اہلِ بیت ی مخصو ص حلقہ
کےلیے صد قہ کے استعما ل کے سلسلے می مخصو ص حکم ی ں

---

[36] ابن قیم الجوزیہ .جلاءالافہام . ص203

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

ن ن د ہی کی ہے۔(ںں

اماِم ا بنِ قیم الجو ز یہؒنے سیر تِ نبو نی ﷺ ں کےمنقو لا ت کونہا ی منظم اند از می ت تیبد ی اور ہ وا قعہ کے متن، اسناد ا و ر سیاق پر شوا ہد کیرو شنی می غو ر کیا ا سی نظم نے ا نہیں فقہی ا ستنباط کے قا ب عِمل ا صو ل و ضع کر نے کی قو ت عطا کی ۔ اس حد ی کے تناظر می ا بنِ قیم کا فکر ی سلیقہ ہمیں بتا ی ہے کہ ج سیرتی منظر سے کو ئی حکم ی ر ہنمائی ا خذ کرنی ہو تو محقق کو پہلے روا

ی کی تو ثیقاو ر اس
کے سیاق کاں

جا ته لینا ہوگا، پھر اس و اقعے کے پیچھے مقا صد ی حکمت کو کھنگال کر د یکھاجا ئے کہ

آ ی یہ حکم عمو می شریعتی مقا صد) حفظِ د ین، نفس، نعقل، نسل ،مال(کے مطابق ہے

ی مخصو صمو قعِوقو ع کا نتیجہ۔ ا بنِ قیم نےؒ از وا جِمطہرا ت ا و ر او لادِ ر سول ﷺ نکے

حوا لے سے جو ں

تفصیلی مباج مر ی کیے ،و ہ ہمیںبتا تے ہیں کہ خاند انی معاملا ت می سیر ت کے نمونے عملی ا حکام او ر ا خلا قی ر ہنمائی د و نو ں کا ما ذخ ہو ں سکت ہیں ، مگر اس کے لیے متن کی صفائی ، ضعف و تقو ی کی جانچ ا و ر اطلاقی حدو د کا وا ضح بیا ن ضرو ر ی ہے۔ ا ن کی مثالیں ا و ر قوناعد ںِ

استد لال) مثلاً الجزاء من جنس العمل ، حکمت و مصلحت کا توا ز ن(محققین کو ا ی یسا قیم ور کد یتی ہیں جو معا صر فقہیسوا لا ت می ں

Scholarly Pen

جلاءالافہام میں "فقہ السنۃ" نر
کے منہج میں پنہاں

سیرت کے منقولات کو معقول طریقے سے شمل کر سکے۔
اس طرح ابنِ قیم کا منہج محض ر یخی ذخیرہ نہیں
بلکہ ا ی عملی لٹریچر ہے جوں فقہی احتیاط، ا صو لی
وضا ج او ر مقاصد ی تشریح کے ذ ر
یع سیرت کی افاد ی کو مؤ ت بنا
ی ہے خصوصاً ج موضوع ازواج ی
اولا دِ نبی ں

ﷺہوتو ان کے طریقۂ خ آ ج سے مؤقفِ نص اور مآلات دونوں واضح
ہوجاتےہیں ، جس سے عصر یمسائل میں استدلال معیاری ں

اور محتاط رہتا ہے۔ں ں

عصرِ حاضر می فقہِ السی
ر ۃکی تطبیق کاعملی ہدف یہ ہے کہ سیرتِ نبوی ﷺ ں
سے اخذ شدہ اصول معاصرسماجی وقانونی ڈھانچوں میں

متوازن اورشواہد پرمبنی طریقے سے ی فذ ہوں۔اس ہدف کےحصول میں ابنِ قیمؒ
کا منہج نمی ں معنی رکھتا ہے کیونکہ ا ن کی ترتیبِ مواد، ں

ScholarlyPen

جلاءالا فہا م ں ی "فقه ا لسنی نر نة "
ینں نپہل ں کےننم

سند ی خ آجاو ر مقا صد ی تشر یح محققین کووا ضح رو ڈ میپ دیتی ہے کہ کسی بھی سیرتی وا قعے کو اطلا ق می لا نے سے پہلے کو ن کو ن سی نعلمی چھا نبین لازم ہے۔ مثا ل کے طو ر پر ج کسی ذخ ذی قا نو ن ی ی لیسی می خاندا نیحقو ق ی صد قا ت کے قوا عد طے کیے جا ئیں تو ا بن نِقیم کے منہج کے ں مطابق پہلی شرط ر وا ی کی قو ت ، دو سر ی شرط سیاقی مطا بقت او ر تیسر ی شرط مقا صد ی مطا بقت کو د یکھنا ہے ۔ اس کے ں

علاو ه ، خذ ی ذ دو ر کی خصوصیا تج ی س ے ڈ یجیٹل ذرا ئع کی تیزی، معا شرتی تنوع ا و ر بین الاقوامی حقو ق ایسی پیچیدگیا ں لاتی ہیں جن کا مقابلہ ں

کر تےہوئے فقہِ ا لسی ر ۃ کو بین ا لص ل ع ی مطا لعے کی ضرو ر ت ہوتی ہے۔ یہا نا بنِ

قیم کا محتا ط او ر معیا ر پسندفکر ی ڈھانچہ محققین ا و ر ی لیسی نسازو نکے لیےا ی

حفا ظتی ق یم و رک ق ا ہم کر یہے ۔ نتیجہ یہ کہ ا بنِ قیم کی تعلیمی ا فاد ی صرف ی

صی موا د کی تشر یح ی محدو د نہیں بلکہ و ہعملی ا جتہاد می بھیمعاو ن ی یں ہو تی

ہے ، بشرطیکہ ا طلا ق کر تے و ق تحقیقی ا صول) سند ، متن ، سیاق ا و ر مآ لا ت(کی نمکمل ی سدا ر ی کی جائے یہی طر یقہ فقہی ا ستحکام ، شوا ہد کی شفا فیتاو ر سیر ت کی حقیقی ا فاد ی کو عصرِ حا ضر کی ضر و ر ی ت کے مطابق ں

ممکن بنا ی ہے۔ں ں

خلاصۂ بحث ں)key notes ں) ں: ں

Scholarlypen

جلاءا لا فہا م ں ی "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نپہل

اس بحث کا خلا صہ یہ ہےکہ فقہِا لسی ر ۃ سیر تِ نبو ی ﷺکو محض ی ریخی بیا ن
نہیں بلکہ ا ی م یہ جی ، استد لالی او ر مقا صد یفہم کے ں

ذ ر یعے عصر ی مسائل کے حل کے لیے بطورِ مصد ر استعمال کر تی ہے ۔ا س می نصو صِ حد
ی کی تو ثیق ، وا قعا ت کے سیاق و سبا ق کانمعائنہ ا ور مقاصدِ شریعت کی ں ت جیحا ت

کا تعین بنیاد ی ا صو لھیں۔ ا ما م ا بنِ قیمؒنکا م ی ہ جی اند از متن وا سنا د کی ت تیب او ر

مقا صد ی تعبیر فقہنِا لسِی ر ۃ کوا صولی و عملی ا عتبا ر سے مستحکم بنا ی ہے ۔ معلوماتی

ان ی

س ا ر ا و ر سوشل میڈ ی پر ر وا یتو ں کے امتزا ج

کے عصر می محققین کو ماخذ کی ندرجہ بندی ا ور ر وا

ی کی تحقیق پہلے رکھنی چاہیے یکہ سیرتی وا قعا ت سے اخذ کرد ہ ا صول
شفاف، محتاط ا و رمقا صدِ شریعت کے مطا بق

رہیں ۔ن ی ی ج ی اً زوا جِمطہر ا ت او ر او لا دِنبی ﷺ سے
متعلقمبا ج ت بیتاو راخلا قی ر ہنمائی می وا ضح قا ب اِطلاق مثا لیں ق ا
ہمکر یں ں

گے۔ں

ScholarlyPen

جلاءا لا فہا م ں می "فقہ ا لسنی نر نۃ "
کےننم ں ینں نیہل

(subjectiveں notes ں):

علمی نکات

- ما خذ ی ت جیح ود ر جہ بندی، ہ تحقیقیا ستد لا ل می ق آنِ مجی ، صحیح احاد ی ، معتبر ی ریخی منا بع کی د رجہ بند ی لاز می ہے۔ ضعیف یمی سع ت متن کوا ستحسا نِ اجتہا دکی بنیاد نہ بنا ی جا ئے۔ں

- سندو متن کا منفصل تجزیہ ، روا ی کی سند)اسناد کے د رجہ/عدا ل و ضبط(ا و ر متن) لفظیسا ج، سیا قِ وقوع(ا لگ ا لگ چھا نیں نجائیں ،اس سے ا ستنباط کی مضبوطی ا و راطلاق کی حدود وا ضح ہوتی ہیں۔ں ں

- سیاق ا ستد لال ا و ر علتِ حکم ، وا قعا ت کو ا ن کے یر یخی ، ثقافتی ا و ر مو قو فی سیاق می پرکھا جا ئےعلتِ حکم کی شنا ج کے بغیر عمومی ں

ا حکام نکالنا م یہ ج ی خطا ہے۔ں ں

- مقا صد ی کسو ٹی کا اطلاق کسی بھی سیر تی علت ی فعل کو مقا صدِ شر یعت)حفظِ د ین، نفس، عقل، نسل ، ما ل(کے آ ئینے می تولیں یہ ں

تجیحا ت فقہیفیصلہ ساز ی می حکماِ ولیت د ینگی۔ں ں

ScholarlyPen

جلاءالافہا م ں ی "فقه السنی نر نة "
کےننم ں ینں نپہل

•

احتیاطِ اجتہا د و قیودِ اطلا قازوا جِمطہرا ت ا و را و لادِ رسولؐ سے متعلق ا
حکام می یر یخیخصو صیت کا لحاظ ر کھکر اطلا قِ عموم سے ی ز ں

رہیں عمو میت دینے سے پہلےحد و د وشوا ہد کی وضا ج لازم ہے۔ں ں

معروضی نکات) objective notes ں(ں: ں

• ما ذخ ی ل یِ ل یگ ت ا ئے مطبو عا
ت و آن لائن موا ہ درسی ، واع یظ ی
عوامی متن کے سا تھ ما ذخ کی درجه
بند ی

) قآنی/ صحیح/ ضعیف/ ی ر یخی(وا ضح طور پر درج کی جا ئے ی که عوامی
استنباط می الجھن نه ہو۔ں

• خاندانی یلیسی می سیرتی مثالو ں کا محتاط استعما ل عدا لتی ی خاندا نی سفا ر شت

میسیر تِ نبو یؐ کی عملی مثالیں استعمال کر یں مگر نأ نہیں مقید کر کے مثلاً: معا ملاتی ا

صول بطو رِ ہدا

ی ، نه که صر یح قانو نیحکم۔ں ں

ScholarlyPen

جلاءالافہام   ں   می "فقہ السنی   نر   نۃ "
کےننم   ں   ینں نیہل

- تعلیمی   نصاب   می   م ی   ہ   ج   ی   سیر ت   ش
مل   کر   یں   اسکول/ جامعہ   سطح پر   سیر   ت   کو   موضو
عی   ق   یم   و ر   ک   )ما   خذ   ،   سیاق   ،
مقصد(کے   ساتھ ں

پڑھای جائےی کہ طال علما ستد لالی رو   ی ّا پنائے   ،   محض   ادا
ستانی سمجھنہ بنے۔ںں

- ڈیجیٹل   دور   کے   لیے   حوالہ   جاتی   قوا   عد   وضع کر   یں
مسا   خذ،   تعلیمی   ادا ر   ے   اور مذہبی   تنظیمیں
سوشل   میڈ   ی   پر   سیرتی اقتبا سا ت   ش ئع ں

کرنے کے قوانین بنائیں صفحات میما خ ذلنک اورا سنا   د   ش   ملھوں۔ں
ں

- ما
ہ   ینسِیرہ ، اصولِ فقہ اور   خ   ذیذقا نو نکے نمئندے ش مل ہوں
یکہ سیرت کی تطبیق شواہد و مقاصد کے مطابق ہو۔ںں

ں

ScholarlyPen